تعلیم و تربیت

چالیس روزہ دینی و اخلاقی تربیتی کورس

40 Days Religious & Character Guidance Course

Junior

۴۰ آیات سے منتخب احکام	۴۰ احادیث ۴۰ دعائیں
معرفت اسلام ارکان اسلام - سیرت نبوی ﷺ	عربی - انگلش

www.banuri.edu.pk

مجلس دعوت و تحقیق اسلامی
جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب ..... تعلیم وتربیت (Junior)

مرتبین ..... اساتذہ وفضلاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر ..... مجلس دعوۃ وتحقیق اسلامی علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

گرافکس ڈیزائننگ ..... اقبال سنز اُردو بازار کراچی - سیّد سجاد حیدر 2631914

سن طباعت اوّل ..... ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ بمطابق مئی ۲۰۰۴ء

سن طباعت دوم ..... ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۶ء

سن طباعت سوم ..... ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ بمطابق مئی ۲۰۰۷ء

سن طباعت چہارم ..... ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۹ء

طباعت ..... القادر پرنٹنگ پریس کراچی 2723748

کورس سے متعلق معلومات ورہنمائی کے لئے

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

021-4913570 - 4123366 - 4121152

صالح مسجد صدر کراچی

021-2237476

بذریعہ وی پی/ڈاک منگوانے کے لئے

مکتبہ بینات: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

021-4927233

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین (کتاب کے مسلسل نمبر نیچے اور حصہ وار نمبر اوپر درج ہیں)	مسلسل	حصہ وار
دعائیہ کلمات	۱	
چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کے اثرات وثمرات	۴	
کتاب کا تعارف	۸	

حصہ اول (قرآنی احکام وآداب)

مضامین

قرآن مجید (اہمیت وضرورت)	۱۳	
فاتحۂ کتاب	۱۴	
گفتگو کے اسلامی آداب	۱۵	۱
اللہ کے نام کی عظمت	۱۵	۱
نیکی برباد، گناہ لازم	۱۶	۲
سود مال کو گھٹاتا اور صدقہ اسے بڑھاتا ہے	۱۶	۲
اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو	۱۶	۲
سودخوری عظیم جرم ہے	۱۷	۳
تعاون صرف نیکی میں، گناہ وزیادتی میں نہیں	۱۷	۳
دین اسلام عظیم نعمت خداوندی اور عالمگیر مذہب ہے	۱۸	۴
ایمان وعمل کا تلازم	۱۸	۴
فیصلے میں عدل وانصاف ہی کو ملحوظ رکھا جائے	۱۹	۵
خوف صرف اللہ کا	۱۹	۵
ظاہر کی اصلاح کے ساتھ باطن کی اصلاح بھی ضروری ہے	۲۰	۶

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
بے حیائی کی تمام صورتیں حرام ہیں	۲۰	۶
قرآن کریم سننے کے آداب	۲۱	۷
باہمی تنازعات کا انجام	۲۱	۷
دل کا سکون صرف اللہ کی یاد میں ہے	۲۲	۸
مومنوں کے ساتھ تواضع اور نرمی کا حکم	۲۲	۸
وعدہ پورا کرو	۲۳	۹
ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے	۲۳	۹
ان شاء اللہ کہنے کا حکم	۲۴	۱۰
مومن کی محبت مخلوق کے دل میں	۲۴	۱۰
لوگوں کے مال ومتاع کی طرف حرص بھری نگاہوں سے مت دیکھیے	۲۵	۱۱
اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے	۲۵	۱۱
جھوٹی بات سے اجتناب	۲۶	۱۲
توبہ کرو	۲۶	۱۲
فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے	۲۷	۱۳
تقویٰ اور سچ اختیار کرنے کا حکم	۲۷	۱۳
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بدلہ ضرور ملے گا	۲۸	۱۴
عزّت دینے والا صرف اللہ ہی ہے	۲۸	۱۴
عبادت صرف اللہ ہی کے لیے	۲۹	۱۵
مشورہ اور اس کے چند آداب	۲۹	۱۵
بھائی چارگی اور صلح کی اہمیت	۳۰	۱۶

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
ایک دوسرے کی غیبت کرنا حرام ہے	۳۰	۱۶
بدگمانی سے بچو	۳۱	۱۷
انسانی گفتگو سب ریکارڈ ہو رہی ہے	۳۱	۱۷
اپنے منہ میاں مٹھو مت بنو	۳۲	۱۸
نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر بات میں	۳۲	۱۸
اللہ کے دین کے پاسبان بن جاؤ	۳۲	۱۸
ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ تقوی ہے	۳۳	۱۹
جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اس کے لیے اللہ کافی ہے	۳۳	۱۹

حصہ دوم (چالیس احادیث)

مضامین

حدیث (اہمیت وضرورت)	۳۵	
مسلمان امن وسلامتی کا نمونہ	۳۶	۱
دین سراسر خیر خواہی ہے / سو کر اٹھنے اور صبح وشام پڑھنے کی دعا	۳۶	۱
دوستی صرف مومن سے	۳۷	۲
یہ صفات اپنایئے / سوتے وقت اور خواب میں ڈر جانے کے بعد کی دعا	۳۷	۲
پڑوسی کے حقوق	۳۸	۳
بھوکے پڑوسی کا خیال نہ کرنے والا / بیت الخلاء جانے سے پہلے اور بعد کی دعا	۳۸	۳
مزدور کا حق	۳۹	۴
دھوکہ دہی / مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعا	۳۹	۴

www.baburi.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
دنیا مومن کے لیے قید خانے کی طرح ہے	۴۰	۵
حرام غذا سے پلنے والے جسم کا انجام / گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر جانے کی دعا	۴۰	۵
گھر میں کتا اور تصویر رکھنے کا حکم	۴۱	۶
کسی قوم سے مشابہت / سواری اور کشتی میں سوار ہونے کی دعا	۴۱	۶
رزق کو انسان کی تلاش ہے	۴۲	۷
بُردباری اور جلد بازی / کھانا شروع کرتے وقت کی دعا	۴۲	۷
برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے	۴۳	۸
لایعنی کام مت کریں / کھانا کھانے کے بعد کی دعا اور دودھ پینے کی دعا	۴۳	۸
جائیداد (ضرورت سے زیادہ) مت بناؤ	۴۴	۹
قطع تعلق کرنے والے کا حکم / دعوت کھانے کے بعد اور احسان کرنے والے کے لیے دعا	۴۴	۹
دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے	۴۵	۱۰
جہاد مال، جان اور زبان سے / چھینکنے اور چھینک سننے والے کی دعا	۴۵	۱۰
سچے اور امانت دار تاجر کا رتبہ	۴۶	۱۱
امانت وخیانت کا حکم / مصیبت کے وقت، غصہ کے وقت، گدھے یا کتے کی آواز سنتے وقت کی دعا	۴۶	۱۱
خاموشی میں نجات ہے	۴۷	۱۲
گانا گانا اور سننا نفاق کو پیدا کرتا ہے / سفر پر جانے اور واپس آنے کی دعا	۴۷	۱۲
دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے	۴۸	۱۳
سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے / بارش طلب کرنے اور بارش ہوتے وقت کی دعا	۴۸	۱۳
دنیا میں زندگی گذارنے کا طریقہ	۴۹	۱۴
طلب علم کے لیے نکلنے والے کا اعزاز / لباس پہننے اور آئینہ دیکھتے وقت کی دعا	۴۹	۱۴

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
تنگ دست قرض دار کو مہلت دینے کی فضیلت	۵۰	۱۵
چغل خوری کا انجام / اپنی محبوب چیز کو دیکھنے اور مریض کی عیادت کی دعا	۵۰	۱۵
مسواک کے دو اہم فائدے	۵۱	۱۶
مشرکین کی مخالفت کرنا (داڑھی اور مونچھ کا حکم) / روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعا	۵۱	۱۶
چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب، نیکی کی تلقین اور برائی سے روکنا	۵۲	۱۷
بھلائی کی طرف رہنمائی بھی بھلائی / شہر میں داخل ہونے اور کسی منزل پر اترنے کی دعا	۵۲	۱۷
مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں	۵۳	۱۸
مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا جائز نہیں / نماز کے بعد اور مسجد میں بیٹھنے کے بعد کی دعا	۵۳	۱۸
درود شریف کی فضیلت	۵۴	۱۹
دین کی سمجھ اللہ کی عظیم نعمت / طلوع صبح، طلوع آفتاب کے وقت کی دعا	۵۴	۱۹
توبہ کی فضیلت	۵۵	۲۰
کثرت استغفار کی اہمیت / مشکلات کے وقت، علم نافع اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا	۵۵	۲۰

حصہ سوم معرفت اسلام

(ارکان اسلام و سیرت نبوی ﷺ)

معرفت اسلام	۵۷	
رب العالمین جل جلالہ	۵۸	
سرور کونین ﷺ	۵۹	
ارکان اسلام	۶۰	۱
ایمان	۶۰	۱

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
توحید	۶۰	۱
ملائکہ	۶۱	۲
کتب	۶۲	۳
رسل	۶۲	۳
قیامت	۶۳	۴
تقدیر	۶۴	۵
بعث بعد الموت	۶۴	۵
نماز	۶۵	۶
وضو کا طریقہ	۶۶	۷
غسل کا طریقہ	۶۷	۸
نماز پڑھنے کا طریقہ	۶۷	۸
نماز کی شرائط وارکان	۶۸	۹
نماز کے واجبات	۶۹	۱۰
نماز کے مستحبات	۶۹	۱۰
نماز کے مفسدات	۶۹	۱۰
نماز کو مکروہ بنانے والی چیزیں	۷۰	۱۱
قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان	۷۰	۱۱
سجدۂ سہو کا بیان	۷۱	۱۲
زکوۃ	۷۲	۱۳
زکوۃ کے مسائل	۷۴	۱۵

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
روزہ	۷۵	۱۶
روزہ کے فوائد	۷۶	۱۷
روزے کے مسائل	۷۷	۱۸
حج	۷۹	۲۰
فرائض حج	۷۹	۲۰
واجبات حج	۷۹	۲۰
ممنوعات احرام	۷۹	۲۰
حج سے متعلق بعض مقامات کے نام	۸۱	۲۲
حج سے متعلق بعض اصطلاحات کے نام	۸۱	۲۲
آپ حج اس طرح کیجیے!	۸۲	۲۳
سیرت طیبہ	۸۴	۲۵
ابتدائی معلومات	۸۵	۲۶
نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ	۸۵	۲۶
نسب نامہ شریف	۸۶	۲۷
رضاعت و پرورش	۸۷	۲۸
والدین کا انتقال	۸۷	۲۸
کفالت	۸۸	۲۹
شام کا پہلا سفر	۸۸	۲۹
شام کا دوسرا سفر	۸۹	۳۰
رشتۂ ازدواج	۸۹	۳۰

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
آغاز وحی	۹۰	۳۱
تبلیغ اسلام کا آغاز	۹۰	۳۱
طائف کا سفر	۹۱	۳۲
واقعۂ معراج	۹۱	۳۲
سفر ہجرت	۹۲	۳۳
غزوات	۹۳	۳۴
معجزات	۹۳	۳۴
ازواج مطہرات	۹۴	۳۵
اولاد کرام	۹۴	۳۵
مرض وفات	۹۵	۳۶
سانحۂ وفات	۹۶	۳۷
تکفین وتدفین	۹۶	۳۷
خلفاء راشدین	۹۷	۳۸
حصہ چہارم عربی / انگلش		
عربی	۹۹	
الاعداد	۱۰۰	۱
الأيام	۱۰۰	۱
شهور السنة القمرية	۱۰۱	۲
شهور السنة الشمسية	۱۰۱	۲
فصول السنة	۱۰۲	۳

www.banuri.edu.pk

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

مضامین	مسلسل	حصہ وار
أعضاء الجسم	۱۰۲	۳
أسرتی	۱۰۳	۴
اَلْفَصُل	۱۰۴	۵
الحیوانات	۱۰۵	۶
الفواکه	۱۰۶	۷
المطبخ	۱۰۶	۷
الخضروات	۱۰۷	۸
الضمائر	۱۰۷	۸
عادات حسنة	۱۰۸	۹
رذائل	۱۰۸	۹
جمل	۱۰۹	۱۰
الصلوة	۱۱۲	۱۳
یا الهی	۱۱۲	۱۳
نصیحت	۱۱۳	

www.banuri.edu.pk

دعائیہ کلمات

حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید نور اللہ مرقدہ

بچوں کی ایسی تعلیم وتربیت جس سے وہ باعمل مسلمان بن جائیں، والدین کے فرائض میں شامل ہے۔ قرآن کریم میں سورۂ لقمان میں بیان کردہ ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کا منہج اس طور پر ہونا چاہئے: (۱) عقیدہ کی تربیت (۲) اعمال کی تربیت (۳) ادائیگی حقوق کی تربیت (۴) عام معاشرتی اور انسانی آداب کی تربیت۔ ان مراحلِ تربیت سے گذرنے کے بعد ایک مسلمان بچہ انشاء اللہ ایک باعمل مسلمان ثابت ہوگا۔

ہمارے تعلیمی اداروں میں آج کل بچوں کی تربیت اور ذہن سازی سے عموماً غفلت برتی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے چند رفقاء کے ذہن میں یہ خیال پیدا فرمایا کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے کچھ مؤثر انتظام ہونا چاہئے اس سلسلہ میں ان حضرات کی کاوش سے اسکولز وکالجز کی سالانہ تعطیلات میں ان بچوں کیلئے چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کا سلسلہ شروع کیا گیا، چونکہ یہ کام اخلاص سے شروع ہوا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت اور برکت نصیب فرمائی اور صالح مسجد صدر سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ کراچی بلکہ پورے ملک میں مقبول ہوگیا اور ضرورت یہ محسوس ہوئی کہ اس سلسلہ کو منظّم اور مرتب کیا جائے اس سلسلہ میں ہمارے جامعہ کے اساتذہ اور فضلاء نے بے حد کوشش فرمائی، یہ حضرات وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں مجھ سے بھی مشورہ فرماتے رہے، ان حضرات کی کوشش رنگ لائی اور تعلیم وتربیت کے نام سے ایک مختصر اور جامع کتاب تیار کی گئی جو نہ صرف یہ کہ بچوں کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرے گی بلکہ تعلیم بالغان کیلئے بھی انتہائی مفید ثابت ہوگی کیونکہ دین کی ابتدائی معلومات جو ایک مسلمان کیلئے ضروری ہیں اس کتاب میں موجود ہیں۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی اس خدمت کو اپنے دربار عالی میں قبول فرما کر ہدایت اور دنیا وآخرت کی کامیابیوں کا وسیلہ اور ذریعہ بنائے۔ آمین

نظام الدین

۲۱/۲۵/۳/۳۱

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ

(مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدالانبياء والمرسلين وعلى اٰله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين امابعد:

دین اسلام پوری انسانیت کیلئے رحمت بن کر آیا ہے، اس پر عمل کرنے میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے، اس کا علم اس قدر سیکھنا جس سے ایک مسلمان کا عقیدہ، اعمال اور اخلاق درست ہو جائیں ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اور اسے تفصیل سے سیکھنا اور اس کا عالم بننا یہ فرض کفایہ ہے، اگر امت کی ایک جماعت اس کیلئے اپنے آپ کو فارغ کرلے تو باقی لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔

متحدہ ہندوستان پر مغربی استعمار کے غلبے کے بعد جب مسلمانوں کا نظام تعلیم درہم برہم ہوگیا تو علماء نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے ایک طرف دینی مدارس اور جامعات قائم کیں تاکہ ان میں دین کے علماء پیدا ہوکر امت کی رہنمائی کرسکیں اور دوسری طرف جگہ جگہ مکتب قائم کئے تاکہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم اور دین کی بنیادی باتوں کی تعلیم دی جاسکے۔ نیز درس قرآن، جمعہ کا اصلاحی بیان، دینی مجالس اور مختلف دینی مناسبات سے تقریروں کے ذریعے بڑوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا۔

چند سال پہلے ہماری جامعہ کے چند فضلاء نے سوچا کہ گرمی کی تعطیلات سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے اور اسکول وکالج میں پڑھنے والے مسلمان نوجوانوں کیلئے ایک مختصر کورس ترتیب دیا جائے، اس میں دین کی بنیادی اور ضروری باتیں آجائیں نیز یہ کورس مسجدوں میں رکھا گیا تاکہ ان نوجوانوں کو ایک اچھا ماحول بھی میسر ہو۔

یہ سلسلہ اتنا مقبول ہوا کہ نہ صرف کراچی بلکہ پاکستان کے دوسرے شہروں تک پھیل گیا۔ اب یہی فضلاء اس کورس کو کتابی شکل میں چھاپ رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی سعیٔ مشکور کو قبول فرمائے اور امت کی نئی نسل کیلئے رشد وہدایت کا ذریعہ بنائے، آمین۔

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم العالیہ

(نائب مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

الحمد للّٰہ وحدہ ، والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ ،
وعلی آلہ و أصحابہ الذین أوفوا عھدہ ، أما بعد :

اولاد کی تعلیم وتربیت بچوں کا حق اور والدین کی ذمہ داری ہے، اسلام نے تعلیم وتربیت کی خوب تاکید کی ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اولاد کے لیے والدین کی طرف سے عمدہ آداب سکھانے سے بڑھ کر کوئی اچھا عطیہ نہیں ہوسکتا۔

اسی ضرورت واہمیت کے پیش نظر ہماری جامعہ کے بعض فضلاء نے اسکول وکالج کے طلبا کے لیے جون جولائی کی سالانہ تعطیلات میں چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کا سلسلہ پچھلے چند برسوں سے شروع کررکھا ہے، اس کورس نے طلباء پر بڑے مثبت اثرات چھوڑے، طلباء میں دینی شوق بیدار کیا اور انہیں اسلامی آداب واخلاق کا وافر حصہ عطا کیا، جس کی وجہ سے اس کورس کی افادیت ومقبولیت میں دوگنا اضافہ ہوا اور اس میں دلچسپی لینے والوں کا حلقہ خوب وسیع ہوتا گیا۔

اس کورس کے لیے اب تک مجوزہ نصاب کسی مستقل کتابی شکل میں نہ تھا، اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے ان فضلاء کرام کو جنہوں نے بڑی محنت، لگن اور اہتمام کے ساتھ اس کورس کے مجوزہ نصاب کو کتابی شکل میں لانے کی سعی جمیل فرمائی، یہ حضرات اپنے اساتذہ کرام سے ہدایات ورہنمائی بھی حاصل کرتے رہے اور کتاب کی ترتیب واشاعت وغیرہ کے حوالے سے مجھے بھی مشاورت کے شرف سے نوازتے رہے، الحمدللہ یہ مختصر نصاب مختلف مراحل سے گذر کر کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور جامعہ کے اساتذہ کرام کی خصوصی دلچسپی، پیہم توجہات اور رہنمائی کے نتیجہ میں جامعہ کا علمی وتحقیقی شعبہ مجلس دعوت وتحقیق اسلامی اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کررہا ہے۔

اس سلسلے میں تعاون فرمانے والے تمام حضرات خصوصا ہمارے فضلاء کرام اور صالح مسجد جہانگیر پارک صدر کراچی کے منتظمین کے حسن تعاون پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو بارآور فرمائے اور اس جیسے تعمیری وتربیتی کردار ہائے نمایاں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم

www.banuri.edu.pk

چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس

::::::::: اثرات وثمرات :::::::::

ہر سال گرمیوں کی آمد پر عصری تعلیم گاہوں اسکول و کالج میں سالانہ تعطیلات کا شدت سے انتظار ہوتا ہے، بچوں کی ضد اور اصرار، بڑوں کے مشورے اور منصوبے نہ جانے کیا کیا ہوتے ہیں، کسی کی سوچ کھیل وتفریح کی ہوگی تو کسی کی فکر سیر وسیاحت کی اور کوئی راحت وآرام کیلئے بے چین رہتا ہوگا، جبکہ بعض بلکہ اکثر والدین ایسے ہوں گے جو اپنے بچوں کے فارغ اوقات کو کسی اچھے مصرف میں لگانے کے لئے فکر مند ہوں گے، کیونکہ بچے گھروں میں پابند تو رہ نہیں سکتے، لازماً باہر نکلیں گے جس کے نتیجے میں ان کا بے دینی اور آوارگی کے ماحول سے متأثر ہونے کا اندیشہ ہے، ورنہ کم از کم گیند بلا ہاتھ میں لے کر دھوپ میں گراؤنڈ آباد رکھنے میں تو ضرور مشغول نظر آئیں گے۔

مشاہدہ یہ ہے کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کی اکثریت موسم گرما کی چھٹیوں میں فضولیات کی زد میں رہتی ہے، ایسی صورتِ حال میں بچوں کے والدین کی پریشانیاں اور اندیشے بجا اور بچوں کی حالت قابلِ رحم ہے۔

گزشتہ چند برسوں سے بعض فکر مند اور خیر اندیش مسلمانوں نے کافی غور وخوض اور مشوروں کے بعد موسم گرما کی تعطیلات میں دینی واخلاقی تربیتی کورس کی صورت میں ایک منصوبہ وپروگرام پیش کیا جسے الحمدللہ ہمارے دین دار اور فکر مند مسلمان طبقے میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی اور اس کی برکت سے ان تمام پریشانیوں کا حل اور علاج بھی میسر آ گیا جو بچوں کے والدین کو اپنی اولاد اور نوجوان نسل کی بے راہ روی کے حوالہ سے لاحق تھیں۔

یہ چالیس روزہ کورس ایک مسجد کے چند احباب کے مشورہ سے مسجد ہی میں شروع ہوا، جس کی ابتدائی کلاس ان ہی نمازی بھائیوں کے چند بچوں پر مشتمل تھی جو صبح دکان پر آتے ہوئے بچوں کو ساتھ لے آتے اور کلاس ٹائم عصر تا عشاء میں بچوں کو مسجد بھیج دیتے ، جہاں وہ بچے چند دعائیں، کچھ قرآنی سورتیں اور بعض

اہم دینی باتیں سیکھتے اور آپس میں سننے سنانے کی مشق کرتے رہتے، یہاں تک کہ یہ مختصر دینی نصاب اس قدر مقبول ہوا کہ ان بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھنے لگا اور اس شوق کے تذکرے اور چرچے عام ہونے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے چند بچوں کی یہ ایک کلاس کئی کلاسوں میں تبدیل ہوگئی اور ایک مسجد سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ کئی مساجد اور ایک شہر سے دوسرے کئی شہروں تک پھیلنے لگا اور اس کی افادیت وضرورت کا ادراک واحساس دن بدن بڑھتا گیا۔

الحمدللہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے فضلاء اور بعض ائمہ مساجد کے تعاون سے ملک کے مختلف شہروں، بالخصوص کراچی کی کئی مساجد میں اسکول وکالج کے بچوں کی سالانہ چھٹیوں میں چالیس روزہ مفید ترین اور لائق تقلید سلسلہ بڑے اہتمام کے ساتھ پچھلے کئی سالوں سے جاری ہے اور بعض مساجد میں اس سلسلہ کو مزید احسن طریقہ سے آگے بڑھایا گیا ہے۔

چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کے اثرات ان طلباء پر کیا مرتب ہوئے؟ اس کے کیا فوائد وثمرات سامنے آئے؟ چالیس دن میں بچہ کیا سیکھ سکتا ہے اور اس کے اندر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟ ان سوالات کے جواب گزشتہ تجربات ومشاہدات اور آئندہ نیک توقعات کی روشنی میں مختصراً یوں عرض کیے جاسکتے ہیں:

۱- اس کورس میں بچوں کو ضروری شرعی مسائل اور دیگر دینی معلومات سکھلائی جاتی ہیں، جو کہ نہ صرف ہماری اور ہماری اولاد کی شرعی ضرورت ہے بلکہ ہمارے فرائض میں بھی داخل ہے۔

۲- ہماری عصری تعلیم گاہوں بالخصوص غیر مسلم مشنریز کے زہریلے اثرات ہمارے نونہال بچوں کی فکر، اخلاق اور عادات واطوار پر تقریباً اثر انداز ہو چکے ہوتے ہیں، یہی بچے جب کچھ عرصہ اپنے مذہبی مرکز (مسجد) سے جڑے رہیں گے تو ان کا دینی شعور برقرار وبیدار رہے گا ورنہ خدانخواستہ وہ غیروں کی تعلیم وتربیت کا اثر لے کر ہمارے درمیان ان کے نمائندہ کا کردار ادا کریں گے اور دین سے بیزاری آہستہ آہستہ ان کا شعار بن جائے گی۔

۳- فرائض وواجبات اور اعمال صالحہ کی عادت اور رجحان نصیب ہوگا، کیونکہ اس کورس میں صحیح تلفظ کیساتھ تلاوتِ قرآن اور نمازوں کی عملی مشق کا خاص اہتمام کرایا جاتا ہے۔ اس اہتمام کی بدولت والدین اس ذمہ داری سے کسی قدر عہدہ برآ ہوسکتے ہیں جو بچوں کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے ان پر شریعت کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔

۴- چالیس روز تک مسجد کے ماحول میں دینی باتوں کا مذاکرہ طبیعت اور مزاج میں فطری طور پر تبدیلی لانے اور دینی ذوق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے، چنانچہ ہمارے سامنے ایسی کئی مثالیں ہیں کہ اس کورس میں شریک ہونے والے متعدد طلباء دینی مدارس میں باضابطہ داخلہ لیکر حفظِ قرآن اور دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہورہے ہیں۔

۵- تعلیم وتعلم سے تعلق رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ چند دنوں کا تعطل اور وقفہ تعلیمی مزاج پر کس قدر اثر انداز ہوتا ہے اور چھٹیوں کے بعد اس سلسلہ کے نشاط اور لگاؤ کے دوبارہ بحال ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے، اگر ہمارے بچوں کی تعطیلات کا بیشتر حصہ اس کورس میں گزرے گا تو ان کا یہ مزاج برقرار رہے گا اور تعطیلات کے بعد تعلیمی ماحول سے وابستہ ہونے میں زیادہ گرانی بھی محسوس نہیں ہوگی۔

۶- اگر کسی بچے کو چالیس دن کے محدود وقت میں اس قدر فوائد اور برکات وثمرات نصیب ہوجائیں تو زہے نصیب! اور اگر خدانخواستہ کوئی اس عظیم نعمت کو حاصل نہ بھی کرسکا اور بظاہر محروم رہا، تو اچھی صحبت وپاکیزہ ماحول کی نعمتِ عظمیٰ سے ہمکنار رہنے والا تو بہرحال شمار ہوگا، ظاہر ہے کہ اچھی صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، صالحین کا ہم نشین غیر ارادی طور پر بھی ان کی صحبت سے حصہ پا ہی لیتا ہے۔

۷- خیر کے ان تمام پہلوؤں سے قطع نظر مسجد کا ماحول ان تمام فضولیات، لغویات اور معاصی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے جو اس ماحول سے باہر پائی جاتی ہیں، کیونکہ یہی بچہ اگر مسجد کے ماحول سے باہر ہوتا تو نہ معلوم کن کن کاموں میں لگا رہتا، جتنی دیر یہ بچہ مسجد میں رہے گا کم از کم اتنی دیر تو ان برے کاموں سے محفوظ رہے گا جو اس جیسے دوسرے بچے مسجد سے باہر کررہے ہوں گے۔ بہرحال اسکول وکالج وغیرہ کے طلباء کیلئے سالانہ تعطیلات میں چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کا انعقاد نہایت ضروری اور بہت سارے برکات وثمرات کا حامل ہے، یہ تعلیم وتربیت جس طرح بچوں کا حق ہے اسی طرح بچیوں کا بھی حق ہے چنانچہ حتی الوسع بچوں اور بچیوں ہردو کی تعلیم وتربیت کا انتظام ہونا چاہئے۔

ان گزارشات کے ذریعہ جہاں اسکول اور کالج کے نونہال ونوجوان طلبہ کو ترغیب وتوجہ دلانا مقصود ہے، وہاں ان کے والدین، مساجد کے ائمہ کرام اور منتظمہ کمیٹی کو دعوتِ فکر دینا بھی مطلوب ہے۔

والدین کو چاہئے کہ وہ اس چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس میں اپنے بچوں اور بچیوں کو بھیج کر

اس کے فوائد وثمرات سے فائدہ اٹھائیں، اگر بچوں کی چھٹیوں کے یہ قیمتی لمحات بھی گنوا دیئے گئے تو پھر سال بھر کوشش کے باوجود بھی ایسے مواقع کا میسر آنا مشکل ہوگا۔

مساجد کے ائمہ کرام کی خدمت میں بھی بصد آداب وتکریم عرض ہے کہ محلّہ کے بچے ان کی رعیت میں داخل ہیں، جن کے بارے میں وہ عنداللہ مسئول ہیں، اس لئے ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رعیت کو تعلیم وتربیت کے مواقع فراہم کرنے اور انہیں اپنا قیمتی وقت دینے میں خوب سخاوت، لگن اور محنت سے کام لیں، اس سلسلے میں قریبی مدارس کے سمجھدار اور ذی استعداد طلباء کرام کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چالیس روزہ اس تربیتی کورس میں نصاب کی کوئی قید نہیں، ہر مسجد کے امام صاحب کورس کے شرکاء کی تعلیمی و ذہنی سطح کے مطابق کچھ بھی نصاب مقرر فرما سکتے ہیں کیونکہ مقصد محض دینی شعور اور شوق بیدار کرنا ہے، تاہم اس کورس کے لئے جامعہ کے فضلاء نے بھی جامعہ کے اساتذہ کرام کی نگرانی میں ان کے مشوروں سے ایک نصاب مرتب کیا ہے، اس نصاب میں تقریباً ہر نوع کے چیدہ چیدہ منتخب موضوعات شامل ہیں جو احباب یہی مجوزہ نصاب زیر تدریس رکھنا چاہیں یا طریقۂ تدریس، طرزِ تعلیم اور تجربہ کار حضرات کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دفتر یا عصر تا مغرب صالح مسجد جہانگیر پارک صدر کراچی سے رابطہ فرما سکتے ہیں۔

محمد عاصم رزی

استاد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

اس جامعہ کے نور سے روشن ہے ہر مقام
اس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں صبح وشام

یہ منبعِ علومِ رسولِ کریم ہے
سیراب اس کے فیض سے ہوتے ہیں خاص وعام

یہ حضرت یوسف کے ہیں اخلاص کے آثار
دھرتی پہ مثل شمس جو روشن ہے اس کا نام

قاصر ہوں تیرے وصف کے لکھنے سے میں رزیؔں
اے مرکز علوم سدا ہو تجھے سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کا تعارف

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، وعلی الہ وصحبہ اجمعین ، اما بعد :

گذشتہ چند سالوں سے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء اسکول وکالج کی سالانہ تعطیلات کے موقع پر چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس کا اہتمام کرتے آرہے ہیں، اس کورس میں جامعہ کے اساتذہ کی نگرانی اور رہنمائی مستقل طور پر رہی، ابتدائی مراحل میں مجوزہ تدریسی نصاب کسی خاص ترتیب کا حامل نہ تھا، منتخب قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کا ترجمہ وتشریح اور چند معلوماتی مضامین وغیرہ شامل نصاب ہوا کرتے تھے جو ہر سال کاپی کروا کر طلبہ میں تقسیم کیے جاتے رہے۔

الحمد للہ! اب چونکہ یہ کورس کافی وسعت اختیار کر چکا ہے تو مجوزہ نصاب کو کتابی شکل میں لانے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ انہی فضلاء کرام نے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی اور رہنمائی میں زیر تدریس نصاب کو قدرے کمی بیشی کے ساتھ ترتیب نو کے مراحل سے گذار کر کتابی صورت میں پیش کیا، تعلیم وتربیت (Senior) کی نصابی کتاب کی طرح یہ کتاب بھی چار حصوں پر مشتمل ہے۔

حصہ اول چالیس آیات سے منتخب قرآنی احکام وآداب

اس حصہ میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے جملے اس رعایت کے تحت ذکر کیے گئے ہیں کہ ان جملوں کا تعلق شرعی احکام یا اسلامی آداب سے ہو مثلاً وتعاونوا علی البر والتقوٰی اس جملے کا مختصر مفہوم اور مطلب چند سطروں میں ذکر کیا گیا ہے اگر طلبہ زبانی یاد کرنا چاہیں تو آسانی سے یاد بھی کر سکتے ہیں۔

حصہ دوم چالیس احادیث - چالیس دعائیں

اس عنوان کے تحت بیس صفحات میں چالیس احادیث اس طرح ذکر کی گئی ہیں کہ ہر صفحہ میں دو دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک حدیث کا ترجمہ وتشریح کتاب میں درج ہے جبکہ دوسری حدیث کا صرف ترجمہ دیا

گیا ہے، تشریح استاذ زبانی بیان کریں گے اور اسے ''ہوم ورک'' کے طور پر طلبہ کو کاپیوں میں لکھنے کے لیے دیں گے، اس کے ساتھ ساتھ ہر صفحہ پر دو دو دعائیں بھی دی گئی ہیں جو زبانی یاد کرائی جائیں گی اور کاپیوں میں خوشخط لکھوائی جائیں گی۔

حصہ سوم معرفت اسلام (ارکان اسلام-سیرت نبوی ﷺ)

اس حصہ میں ارکان اسلام (ایمان، نماز، روزہ، زکوۃ، حج) کا مختصر تعارف اور چیدہ چیدہ مسائل ذکر کیے گئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر عنوان سوال وجواب کی صورت میں سیرت طیبہ کا مفید معلوماتی سلسلہ بھی دیا گیا ہے۔

حصہ چہارم عربی/انگلش

کتاب کے اس حصہ میں عربی زبان کے اعداد، ضمائر، دنوں اور مہینوں کے عربی ناموں کے علاوہ مختلف موضوعات سے متعلق مفرد الفاظ اور جملے انگریزی ترجمہ کے ساتھ مذکور ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس سعی کو مقبول اور بارآور فرمائے اور اسے جملہ معاونین کے لیے نجات کا ذریعہ اور طلبہ کے لیے رشد وہدایت کا سامان بنائے، آمین۔

آخر میں ہم اپنے مخلص قارئین سے یہ درخواست کریں گے کہ اگر انہیں اس کتاب میں کوئی قابل اصلاح بات نظر آئے تو وہ ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں، ہم ان کی مخلصانہ علمی آراء، مفید تجاویز اور اصلاحات کو بنظر تحسین دیکھیں گے اور شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

والسلام

امین یارب العالمین وصلی اللہ علی النبی الخاتم الامین وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔

رفیق احمد بالاکوٹی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

اے ایمان والو ، اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے

اَدِّبُوهُم وَعَلِّمُوهُم

انہیں (اولاد کو) علم وادب سکھاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

ترجمہ: والد کی جانب سے اولاد کے لئے اچھے اخلاق کی تعلیم سے بہتر کوئی تحفہ نہیں

www.banuri.edu.pk

اَلْقُراٰنُ کِتَابُ اللّٰہِ

QURAAN IS THE BOOK OF ALLAH

www.bann

حصہ اوّل

۴۰ آیات سے منتخب
قرآنی احکام و آداب

www.banuri.edu.pk

قرآن مجید

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں سے وہ آخری کتاب ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر تئیس سال کے عرصے میں تدریجاً نازل ہوئی، یہ مقدس کتاب تمام انسانوں کیلئے ہدایت کا پیغام ہے۔

قرآن کریم اور اس سے پہلے نازل شدہ سب کتابوں اور صحیفوں میں بنیادی تعلیمات مثلاً توحید، ردشرک، اخلاق وآداب اور اہم اہم عبادات سے متعلق احکام مشترک رہے مگر سابقہ ساری کتابیں اور صحیفے اور ان کے احکام ایک محدود عرصہ اور خاص قوم کیلئے ہوا کرتے تھے، پوری دنیا کے انسانوں کیلئے نہ تھے یعنی ان کا عرصہ تعلیم اور دائرۂ عمل محدود تھا، مگر قرآن کریم ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتی ہے اور اس کی ہدایت کسی خاص وقت اور قوم کیلئے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے ہے جس میں سابقہ تمام کتابوں کی خصوصیات اور علوم پائے جاتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری قوموں کو اس آخری مقدس کتاب پر ایمان لانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا لازمی طور پر حکم دیا ہے۔

قرآن کریم کے علوم اور تفصیلی احکام کا مکمل احاطہ تو کسی انسان کے بس میں نہیں، البتہ قرآنی علوم اور احکام سے حسبِ ضرورت ربط وتعلق اور مناسبت پیدا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، ہر شخص پر لازم ہے کہ اس کے عقائد، اعمال، اخلاق، عادات واطوار اور معاملات قرآنی ہدایات کے مطابق ہوں اور اس کے احکام کو بجالائے۔

کسی حد تک اسی مقصد کے حصول کی خاطر کتاب کے اس حصہ میں چالیس قرآنی آیات میں سے منتخب احکام وآداب کو بچوں کیلئے نہایت سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے تاکہ ان میں بچپن ہی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

﴿۱﴾

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرة: ۸۳)

ترجمہ: اورلوگوں سے اچھی بات کہو۔

تشریح: گفتگو کے اسلامی آداب میں سے ہے کہ جب آپس میں باتیں کی جائیں تو اچھا انداز اختیار کیا جائے، لہجہ نرم ہو، بات میں سختی نہ ہو، جس سے بات کی جائے اس کے مقام ومرتبہ کا لحاظ کیا جائے، بڑوں سے ادب کے ساتھ اور چھوٹوں سے محبت وشفقت کے ساتھ بات کی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مسلمان نہ طعنہ دیتا ہے، نہ لعنت بھیجتا ہے اور نہ بدزبانی کرتا ہے اور فرمایا کہ: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

﴿۲﴾

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ (البقرة: ۲۲۴)

ترجمہ: اوراللہ کے نام کو اپنی قسموں کیلئے نشانہ مت بناؤ۔

تشریح: اللہ کے نام کی قسم کھانے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اپنے معاملہ کا گواہ بناتا ہے، اس لئے قسم کے معاملے میں احتیاط کرنی چاہئے، خصوصًا اللہ کے نام کی قسم سے جتنا ہوسکے بچنا چاہئے کیونکہ اللہ کے نام کی قسم کھا کر اسے پورا نہ کرنا اللہ کے نام کی بے حرمتی ہے، عام طور پر ہر چھوٹی بڑی بات پر بلا سوچے سمجھے قسم اٹھانے والے جھوٹی قسم سے بھی نہیں چوکتے حالانکہ جھوٹی قسم کھانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کہا ہے۔

جس طرح جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح کسی جائز بات پر قسم کھا کر اس کو پورا نہ کرنا اور قسم کو توڑنا بھی گناہ ہے، البتہ ناجائز بات پر قسم کھالی تو اسے توڑ کر کفارہ ادا کیا جائے، قیامت کے دن جہاں انسان سے اس کی زندگی کے ہر ہر لمحہ کے بارے میں بازپرس ہوگی وہاں جھوٹی قسموں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا اور سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔

﴿۳﴾

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (البقرة : ٢٦٤)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ستا کر برباد نہ کرو۔

تشریح: کسی محتاج اور ضرورت مند پر خرچ کرنا اور اس کے ساتھ بغیر کسی دنیوی غرض ولالچ کے احسان کرنا بہت بڑی نیکی اور اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے لیکن کسی کے ساتھ نیکی کر کے اس پر احسان جتلانا، اسے تکلیف دینا اور پریشان کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ قبیح حرکت نہ صرف یہ کہ نیکی اور احسان کا ثواب برباد کر دیتی ہے بلکہ اللہ کی ناراضگی کا بھی سبب بنتی ہے۔

﴿٤﴾

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ (البقرة :٢٧٦)

ترجمہ: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

تشریح: سود کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ بعض دفعہ اس کی نحوست سے اصل مال بھی ضائع ہو جاتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ: سود کا مال کتنا ہی بڑھ جائے اس کا انجام افلاس ہے جبکہ صدقات وخیرات سے مال میں زیادتی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا۔

﴿۵﴾

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران :١٠٣)

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

تشریح: اللہ کی رسی سے مراد قرآن مجید ہے اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حکموں پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی یہ مضبوط رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی البتہ غفلت اور ناشکری کی وجہ سے چھوٹ ضرور سکتی ہے، اگر سارے مسلمان اس کو پوری قوت سے تھامے رکھیں اور آپس کے اختلافات ختم کر دیں تو کوئی بھی قوت انشاء اللہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

﴿٦﴾

۞ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا (ال عمران: ۱۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! سود مت کھاؤ۔

تشریح: مال ودولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور جائز طریقہ سے اس کے حصول کی کوشش کرنا اور دوسروں پر بوجھ نہ بننا اہم اسلامی تعلیمات میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اقوال مبارکہ میں اس شخص کی تعریف فرمائی ہے جو رزق حلال کے حصول کیلئے کوشش کرے البتہ اس میں اللہ کی مقرر کردہ حدود اور احکام کی خلاف ورزی جائز نہیں لہٰذا مال کمانے کا ہر وہ طریقہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قطعاً حرام ہوگا، جیسے سود خوری، یہ عظیم گناہ اور اللہ کے غضب کا باعث ہے، رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی معاملہ میں گواہ بننے والے اور سود کی دستاویز لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

﴿٧﴾

۞ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ:۲)

ترجمہ: اور نیکی وتقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

تشریح: انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کس کا ساتھ دیا جائے اور کس کا نہیں، اس آیت میں اس کے اصول بتلائے گئے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں نے صرف قوم اور خاندان کی نسبت کو تعاون اور مدد کا معیار قرار دیا تھا، ہر شخص صرف اُسی موقف کی تائید کو ضروری سمجھتا تھا جو اس کی قوم اور اس کی جماعت کا ہوتا، خواہ وہ ظلم پر مبنی ہوتا یا عدل پر، اسلام نے اس کے برعکس اس انداز میں تعلیم دی کہ حمایت ومعاونت کرنے اور نہ کرنے کا معیار حق وباطل کو قرار دیا اور حکم دیا کہ تم ایک دوسرے کی حمایت وتعاون صرف ان کاموں میں کرو جو نیکی اور تقویٰ کے ہوں، گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کی حمایت ہرگز نہ کرو۔

﴿۸﴾

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (المائدة:۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کیا۔

تشریح: حضور اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ کے دن یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کو عرفات کے میدان میں جبل رحمت کے قریب موجود تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی، یہ مسلمانوں کا سب سے پہلا عظیم الشان اجتماع تھا جس میں سوا لاکھ کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شریک تھے، اس آیت کے نزول کے تقریباً تین ماہ بعد حضور ﷺ وصال فرما گئے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل اور عالمگیر مذہب قرار دیا جس میں انسانی زندگی کی فلاح و بہبود کیلئے ایسے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں جو قیامت تک رہنمائی کیلئے کافی ہوں اور نئے مسائل کو بھی انہی کی روشنی میں حل کیا جا سکے، یہی وہ تکمیل دین اور اتمام نعمت ہے جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا۔

﴿۹﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (المائدة:۹)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

تشریح: ایمان اور عمل کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے، اگر ایک کو درخت تصور کیا جائے تو دوسرا اس کا پھل ہے، اگر ایک کو پھول کہیں تو دوسرا اس کی خوشبو ہے، اگر ایک جسم کی مانند ہے تو دوسرا اس کیلئے روح کی حیثیت رکھتا ہے، قرآن میں اکثر ایمان اور اعمال صالحہ کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے اور مغفرت اور اجر و ثواب کے وعدوں کو دونوں کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، عمل ایمان کے بغیر بے فائدہ اور ایمان عمل کے بغیر فسق و فجور ہے اور یہ دونوں ہی حالتیں اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں۔

﴿۱۰﴾

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ (المائدة:٤٢)

ترجمہ: اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل کے مطابق فیصلہ کریں، بیشک اللہ عدل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

تشریح: اسلام نے عدل وانصاف کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا عدل وانصاف کے تصور سے بھی خالی ہو چکی تھی، طاقتور ظلم کو اپنا حق اور کمزور مظلومیت کو اپنا مقدر سمجھتا تھا، یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے معاشرہ کو انصاف فراہم کیا اور زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف کا حکم دیا، بالخصوص حکمرانوں کو تاکید کی کہ وہ ہر حال میں عدل کو ملحوظ رکھیں، کسی سے دوستی، قرابت یا بغض وعداوت کو فیصلہ کی بنیاد نہ بنائیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ ظلم وزیادتی کرنے والوں سے نفرت اور عدل وانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

﴿۱۱﴾

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ (المائدہ:٤٤)

ترجمہ: پس لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

تشریح: انسان اسی سے ڈرتا ہے جس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی طاقت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی پھر وہ اللہ کے سوا کسی سے کیسے خوفزدہ ہوسکتا ہے، اس آیت میں مسلمانوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ سے ڈریں، یعنی اس کی نافرمانی نہ کریں اور اسکے احکام بجالانے میں کسی کی پروا نہ کریں، لوگوں کے دل اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جو شخص اللہ کو راضی کرنے میں دوسروں کی ناراضگی کی پروا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت پیدا فرمادیتے ہیں۔

www.banuri.edu.pk

﴿١٢﴾

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط (الانعام: ١٢٠)

ترجمہ: اور تم ظاہری گناہ کو چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی۔

تشریح: گناہوں میں سے بعض کا تعلق انسان کے ظاہری اعضاء کے ساتھ ہے جن کو ظاہری گناہ سے تعبیر کیا گیا ہے، جبکہ بعض گناہوں کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے، مثلاً: حسد، کینہ، بغض، بدگمانی اور فخر وتکبر وغیرہ، ان گناہوں کو باطنی گناہ سے تعبیر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے گناہوں سے روکا ہے، لہٰذا انسان پر لازم ہے کہ اپنے ظاہر کی اصلاح کے ساتھ ساتھ باطن کی بھی اصلاح کرے۔

﴿١٣﴾

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الاعراف:٣٣)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے حرام کیا ہے بے حیائی کی تمام باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ہر ظاہری و باطنی برائی کو ناجائز قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے بچنے کی خوب تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ برائی اور بے حیائی کا تذکرہ کرنے اور مسلمانوں میں اس کے پھیلانے اور عام کرنے کو بھی دردناک عذاب کا سبب ٹھہرایا ہے، اس لئے کہ یہ انسان کو اللہ سے دور کر دیتی ہے، اس کے دل کو اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے اور اسے اللہ کی رحمت سے محروم اور لعنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی لیے اس نے چھپی اور کھلی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔

﴿۱۴﴾

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف: ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رکھو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تشریح: اس آیت میں تلاوت قرآن سے متعلق دو حکم مذکور ہیں: (۱) قرآن کو غور سے سنو (۲) قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو۔ غور سے سننے اور خاموش رہنے سے دو فائدے حاصل ہونگے، قرآن کو سمجھنے کا موقع ملے گا جس سے اس پر عمل کرنا آسان ہوگا اور اگر سمجھ نہ بھی آئے تو کم از کم سننے کا ثواب تو حاصل ہو ہی جائے گا اور اللہ کے کلام کی تعظیم کی برکت سے اس کی رحمت بھی حاصل ہو جائے گی۔

﴿۱۵﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (الانفال: ۴۶)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (کمزور ہو جاؤ گے)۔

تشریح: اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے حکم کے ساتھ ساتھ آپس میں متحد رہنے اور باہمی نزاع سے رکنے کا بھی حکم دیا گیا ہے نیز باہمی نزاع کے دو بڑے نقصانات بھی بیان کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ آپس کے اختلاف سے تمہاری قوت منتشر ہو جائے گی جس کا لازمی نتیجہ پست ہمتی ہے، دوسرا یہ کہ تمہارا وہ رعب جاتا رہے گا جو تمہارے دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے، ذرے جب بکھر جاتے ہیں تو انہیں ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی اڑا دیتا ہے، اسی طرح اگر تم اندرونی کشمکش اور داخلی اختلافات میں مبتلا ہو گئے تو دشمنوں کیلئے لقمۂ تر بن جاؤ گے اور اگر وحدت و یکجہتی کی لڑی میں منسلک رہے تو انشاء اللہ تم غالب رہو گے۔

﴿۱۶﴾

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۸)

ترجمہ: خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔

تشریح: دولت، حکومت، منصب اور دنیا کی زیب وزینت، کوئی چیز بھی انسان کو حقیقی سکون اور اطمینان سے ہمکنار نہیں کرسکتی، یہ سکون واطمینان صرف اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی حاصل ہوتا ہے، اللہ کا ذکر ہی دلوں کی وحشت کو ختم کرتا ہے، دل میں ایک خاص قسم کی سختی ہوتی ہے جو صرف اللہ کے ذکر سے دور ہوتی ہے۔ جو شخص راحت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس کو یاد رکھتا ہے، ذکر بدن اور دل کو قوت بخشتا ہے، رزق کو بڑھاتا ہے اور دلوں کے زنگ کو اتارتا ہے۔

﴿۱۷﴾

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (الحجر:۸۸)

ترجمہ: اور اپنے بازو مؤمنوں کے لئے جھکایئے.

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مومنین کے ساتھ نہایت تواضع اور نرمی کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کی امت کو بھی اسی کا پابند بنایا ہے۔

تواضع تکبر کی ضد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے اور سب کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ اس کو بلند کردے گا اور جو تکبر کرے گا اللہ اس کو پست کردے گا۔ حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ عظمت اور بڑائی صرف مجھے ہی زیبا ہے جو اس میں مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈال دونگا۔

﴿۱۸﴾

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا (الاسراء: ۳٤)

ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بے شک (قیامت میں) عہد کی پوچھ ہوگی۔

تشریح: وعدہ کا پورا کرنا بہت ضروری ہے خواہ وہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ ہو یا اللہ کی مخلوق سے اس میں مسلم وکافر کی تخصیص بھی نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن انسان سے اس کی وعدہ خلافی کے بارے میں بھی پوچھ ہوگی البتہ دین کے خلاف کئے ہوئے کسی بھی وعدہ کی پاسداری ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے وعدہ کی پاسداری کی تلقین فرمائی ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے کو منافقت کی علامات میں سے قرار دیا ہے، آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

﴿۱۹﴾

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ (الاسراء: ۳۵)

ترجمہ: اور جب ناپ کرنے لگو تو پورا بھر دو اور سیدھے ترازو سے تولو۔

تشریح: ناپ تول میں کمی کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ یہ وہ گناہ ہے جس کے سبب گذشتہ قومیں ہلاک ہوئیں، یہ درحقیقت دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے، قرآن پاک میں اس سے بچنے کی خوب تاکید آئی ہے، ناپ تول میں کمی کرنے سے آخرت کی خرابی کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی نقصان ہوتا ہے، کاروبار سے خیر وبرکت اٹھ جاتی ہے، بازار میں ساکھ بھی متاثر ہو جاتی ہے بالآخر بظاہر نظر آنے والا یہ تھوڑا سا نفع بڑے نقصان کا سبب بن جاتا ہے۔

www.banuri.edu.pk

﴿۲۰﴾

۞ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز (الکھف:۲۳، ۲۴)

ترجمہ: اور کسی کام میں ہرگز یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ کام کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

تشریح: ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے چلتا ہے اس کی اجازت کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا، سارے اختیارات اسی کے ہیں، تمام تصرفات وہی کرتا ہے، مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا، لہٰذا ہمیں ہر کام شروع کرنے سے پہلے اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور ہر کام کا ارادہ کرتے وقت انشاءاللہ کہنا چاہیئے، اس پر اجر بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق بھی نصیب ہوگی، اللہ کی قدرت کا اقرار اور اپنی عاجزی کا اعتراف مستقل ایک نیک عمل ہے۔

﴿۲۱﴾

۞ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ (مریم:۹۶)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کردیگا۔

تشریح: ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والے سے اللہ خصوصی محبت فرماتا ہے اور مخلوقات کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ اس کی محبت پیدا فرمادیتا ہے حتیٰ کہ حیوانات اور موذی جانور بھی اس سے مانوس ہوجاتے ہیں، فرشتے دنیوی امور میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں، غرض اللہ کی ہر مخلوق اس کے کام آتی ہے۔

www.banuri.edu.pk

﴿۲۲﴾

۞ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ (طه : ۱۳۱)

ترجمہ: اور آنکھیں اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اس سامان کی طرف جو ہم نے ان میں سے طرح طرح کے لوگوں کو دیا ہے۔

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں پر قناعت کرنے اور مزید حرص نہ کرنے کا حکم دیا ہے، حرص کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اللہ کے دیئے ہوئے مال و دولت اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر مطمئن نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی تمنا میں لگا رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دولت مندی مال واسباب کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل دولت دل کی بے نیازی ہے۔ تھوڑے پر قناعت کرنے سے دل کو سکون وراحت نصیب ہوتی ہے جبکہ زیادہ کی طلب انسان کو بے چین رکھتی ہے۔

﴿۲۳﴾

۞ فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (الانبیاء :۷)

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے پوچھو۔

تشریح: انسان چاہے جتنی بھی معلومات رکھتا ہو وہ یہ دعوی نہیں کرسکتا کہ اس کو سب چیزوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں، تمام چیزوں کی حقیقت کا مکمل علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے جس نے لوگوں میں ان کی استعداد کے مطابق علم کو تقسیم فرمایا ہے بعض کو زیادہ دیا ہے اور بعض کو کم۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ میرے اور تمہارے علم کی حیثیت اللہ کے وسیع علم کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کی، اس لئے جو بات معلوم نہ ہو اس کو اہل علم سے معلوم کرنا چاہئے اور تکبر کی وجہ سے اس کے معلوم کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

﴿۲۴﴾

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (الحج: ۳۰)

ترجمہ: جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

تشریح: بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹ بولنا ہے، جھوٹ بولنے والا آدمی بہت سارے گناہوں پر جری ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولتے بولتے آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ خواہ خوش مزاجی اور مذاق ہی میں کیوں نہ بولا جائے تب بھی وہ جھوٹ ہی کہلاتا ہے بلکہ آپ ﷺ نے مذاق میں بولے جانے والے جھوٹ کو بھی جہنم میں جانے کا سبب بتایا ہے۔

﴿۲۵﴾

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (النور: ۳۱)

ترجمہ: اور مسلمانوں تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تشریح: انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی انسان گناہوں سے معصوم نہیں ہر ایک سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب کا مستحق بن جاتا ہے اس آیت میں گناہوں کی معافی کا ایک آسان اور نفع بخش نسخہ بیان کیا گیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے حضور دل سے ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توبہ کرے، اللہ اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا، ایمان والے کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس پر پہاڑ گر گیا ہو، اس وقت تک اس کو چین نہیں آتا جب تک توبہ کر کے اس کی معافی نہ کرا لے، جبکہ منافق گناہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے مکھی کا اڑانا، گویا اس نے کچھ ایسا کیا ہی نہیں جس پر اس کا مؤاخذہ کیا جائے یا جواب طلبی ہو۔

www.banuri.edu.pk

﴿۲۶﴾

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ (السجدة:۱۸)

ترجمہ: بھلا وہ شخص جو ایمان والا ہو کیا وہ فاسق کے برابر ہو سکتا ہے،
وہ آپس میں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

تشریح: جس طرح بینا اور نابینا، دھوپ اور چھاؤں، زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ کے فرمانبردار اور نافرمان بھی برابر نہیں ہو سکتے، فرمانبردار بندہ اللہ کا محبوب ومقرب ہوتا ہے جبکہ نافرمان اللہ سے دور اور مردود ہوتا ہے۔ ان دونوں کو انجام کے اعتبار سے ایک جیسا سمجھنا نری حماقت اور کھلی جہالت ہے۔

﴿۲۷﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ (الاحزاب: ۷۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور صاف سیدھی بات کرو۔

تشریح: اس آیت میں دو بنیادی نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱) تقویٰ جو عربی زبان میں بچنے اور احتیاط کرنے کے معنیٰ میں آتا ہے مگر قرآنی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی بنا پر برائی سے نفرت اور نیکی کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ (۲) راست گوئی یعنی جھوٹی بات سے بچنے اور صاف ستھری بات کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اسے اعمال کی اصلاح کا ذریعہ بتلایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:
جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے حق میں خدا سے ڈر، ہم تیرے رحم وکرم پر ہیں، تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

www.banuri.edu.pk

﴿۲۸﴾

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ (السبا: ۳۹)

ترجمہ: اور جو چیز تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا عوض دے گا۔

تشریح: قرآن وحدیث میں جگہ جگہ خیر و بھلائی کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ خرچ کرنے سے رزق میں کمی نہیں ہوتی، جو رزق مقرر ہے وہ پہنچ کر ہی رہے گا، خرچ کرنے سے دنیا میں بھی رزق و مال میں برکت ہوتی ہے خواہ وہ مال کی صورت میں ہو یا قناعت واستغناء کی شکل میں اور آخرت میں بھی اللہ تعالی اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ حدیث میں ہے کہ:

جب صبح ہوتی ہے تو آسمان سے دو فرشتے آکر یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور بخل کرنے والے کا مال ضائع فرما۔

﴿۲۹﴾

مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِیۡعًا ؕ (فاطر: ۱۰)

ترجمہ: جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت اللہ ہی کیلئے ہے۔

تشریح: بہت سے مسلمان اپنے مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے دوستی کرتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کی عزت بنی رہے گی، ایسے لوگوں کو بتلایا کہ! جو شخص دنیا و آخرت کی عزت چاہتا ہے اسے چاہئے کہ عزت اللہ ہی سے طلب کرے اس لئے کہ عزت کا مالک وہی ہے، اسی کی فرمانبرداری اور اطاعت سے حقیقی عزت میسر آتی ہے، تمام عزتوں کا مالک وہی اکیلا ہے، جس کسی کو عزت ملی ہے یا ملے گی اسی کے خزانے سے ملی ہے یا ملے گی۔

﴿۳۰﴾

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ (الزمر:۲)

ترجمہ: پس تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بندگی کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔

تشریح: اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ہر کام خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کیا جائے اور اللہ کی اطاعت میں کسی کو بھی شریک نہ کیا جائے خواہ وہ مٹی یا پتھر کی کوئی مورتی ہو یا زمین وآسمان کی کوئی مخلوق یا اپنی کوئی خواہش (شہرت وغیرہ) اسی کا نام اخلاص ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل قابل قبول ہوتا ہے جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے، قیامت کے دن جب اعمال تولے جائیں گے تو اخلاص کی کمی بیشی کی وجہ سے ہی اعمال کے وزن میں کمی زیادتی ہوگی اور جن کاموں میں اخلاص نہ ہو ان کا اللہ کے ہاں کوئی بدلہ نہیں ملے گا بلکہ دکھلاوا کرنے والے لوگوں سے کہا جائے گا کہ اپنا ثواب انہی سے لے لو جن کو دکھانے کیلئے یہ کام کئے تھے۔

﴿۳۱﴾

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ:۳۸)

ترجمہ: اور (ایمان والے) آپس کے کام مشورے سے کرتے ہیں۔

تشریح: جن امور کا اچھا یا برا ہونا یقینی ہو ان میں تو مشورہ کی ضرورت نہیں ان کے علاوہ باقی امور میں خواہ دینی ہوں یا دنیوی آپس میں مشورہ کرنا اللہ کو پسند ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ مشورہ ایسے شخص سے ہونا چاہئے جو نیک ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی ہو ورنہ بددیانتی یا بے وقوفی سے کام خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو بھی چاہئے کہ وہ صحیح مشورہ دے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب شمار ہوگا۔

﴿۳۲﴾

۞ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحم ہو۔

تشریح: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان سے دینی رشتہ ہے لہٰذا جس طرح انسان اپنی اور اپنے عزیز واقارب کی جان، مال، عزت اور فائدہ کا خیال رکھتا ہے اسی طرح اسے دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال، عزّت اور فائدہ کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سارے مسلمان ایک آدمی کے مثل ہیں اگر اس کی ایک آنکھ بھی دکھے تو سارے اعضاء کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو پورا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کی ذمہ داریوں میں یہ بھی ہے کہ اگر خدانخواستہ دو مسلمانوں کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو تو ان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے تا کہ اسلامی برادری قائم رہے، صلح کراتے وقت شرعی حدود کی رعایت نہایت ضروری ہے تا کہ اللہ کی رحمت حاصل ہو سکے۔

﴿۳۳﴾

۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور سراغ مت لگایا کرو۔

تشریح: کسی شخص کے متعلق اپنے دل میں اچھا خیال نہ رکھنا بدگمانی کہلاتا ہے، اسلام میں بدگمانی سے منع کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کے بارے میں اچھا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے کیونکہ بدگمانی کی وجہ سے آپس کا میل ملاپ کم ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، آپس کے بھیدوں کی جستجو کی جاتی ہے یہاں تک کہ آہستہ آہستہ بداعتمادی کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے۔

﴿۳۴﴾

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ (الحجرات : ۱۲)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی پیٹھ پیچھے کسی کو برا نہ کہے۔

تشریح: کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کو زنا سے بھی بڑا گناہ قرار دیا ہے، عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پیٹھ پیچھے ایسی برائی بیان کی جائے جو اس میں موجود ہو تو یہ غیبت نہیں حالانکہ غیبت اسی کا نام ہے کیونکہ اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو یہ غیبت نہ رہے گی بلکہ بہتان بن جائے گا۔ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے اسی طرح دیگر اعضاء سے بھی ہوتی ہے مثلاً کسی لنگڑے آدمی کی نقل اتارنا وغیرہ۔

﴿۳۵﴾

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (ق: ۱۸)

ترجمہ: وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا فرشتہ تیار رہتا ہے۔

تشریح: دنیا مومن کے لئے گویا ایک قید خانہ ہے جہاں وہ اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ دیکھنے، سننے، بولنے اور سوچنے غرض اپنے ہر فعل میں اسے اللہ کی مرضی کا پابند کیا گیا ہے، اسی وجہ سے اس آیت میں زبان کو قابو رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور فضول بولنے سے منع فرمایا ہے ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے (فضول باتوں سے) اپنی زبان کو خاموش رکھا اس نے ہر شر سے نجات پالی۔

﴿۳۶﴾

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (النجم: ۳۲)

ترجمہ: تم لوگ اپنی پاکیزگی نہ جتلایا کرو، پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

تشریح: کسی میں تقوٰی وطہارت کی صفات کا پیدا ہونا اس کے اپنے ذاتی کمال کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہوا کرتی ہے اس لئے انسان کو خود پسندی میں مبتلا ہو کر اپنے اچھے اعمال پر اترانا نہیں چاہئے بلکہ اپنی نیک فطرتی اور اعمال صالحہ کی توفیق کو اللہ کی عطا سمجھ کر اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

﴿۳۷﴾

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر:۷)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے روکے سو چھوڑ دو۔

تشریح: ایک مسلمان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ہر حال میں اور ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے جس چیز کا آپ حکم دیں اس کی تعمیل کرے اور آپ جس سے روکیں اس سے باز رہے اپنی طرف سے دین میں کوئی اضافہ ہرگز نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا ہے اور سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

﴿۳۸﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ (الصف: ۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ۔

تشریح: اللہ کے مددگار بننے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری مدد کی ضرورت ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر موڑ پر اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے اسی طرح وہ بھی اللہ کے دین کی مدد کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ خود دین پر عمل کرنے والے بن جائیں اور اپنے حلقہ میں دین پھیلائیں دین کا باقی رہنا ان ہی کے فائدہ کے لئے ہے جب تک دین قائم رہے گا، دنیا میں امن وسکون باقی رہے گا اور آخرت میں تو صرف دین اور اس پر عمل ہی کام آئے گا۔

﴿۳۹﴾

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ (الطلاق:۲)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے۔

تشریح: اللہ کا ڈر دنیا و آخرت کے خزانوں کی کنجی اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے، اسی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، جنت ملتی ہے، اجر بڑھتا ہے اور ایک عجیب قلبی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے جس کے بعد کوئی سختی سختی نہیں رہتی اور تمام پریشانیاں حل ہوتی چلی جاتی ہیں، رزق ایسی جگہ سے پہنچتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:
اگر تمام دنیا کے لوگ اس آیت پر عمل کرلیں تو ان کیلئے کافی ہوجائے۔

﴿۴۰﴾

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط (الطلاق:۳)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ہر معاملہ میں اپنے اوپر بھروسہ اور اعتماد کا حکم دیا ہے اور صرف اسباب پر اعتماد سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ اللہ کی قدرت ان اسباب کی محتاج نہیں ہے، جو کام اسے کرنا ہو وہ پورا ہوکر رہتا ہے۔ اسباب بھی اللہ کی چاہت کے تابع ہیں، لہٰذا جو آدمی اطاعت وفرمانبرداری سے زندگی گذارتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توکل اور اعتماد کی ایک خاص کیفیت نصیب ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمجھتا ہے۔ ایک مؤمن کی شان بھی یہی ہونی چاہئے کہ وہ اسباب کو اختیار تو ضرور کرے البتہ اعتماد اور بھروسہ اسباب پر نہ ہو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

حصہ دوم

- چالیس احادیث
- چالیس دعائیں

www.banuri.edu.pk

حدیث

قرآن کریم دین فطرت کی آخری اور مکمل کتاب ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل کی گئی اور آپ ﷺ کو اس کا مبلّغ اور معلّم بنا کر دنیا میں مبعوث کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کتاب کو اول تا آخر لوگوں کو سنایا، یاد کرایا اور بہترین طریقہ سے سمجھایا اور اس کے جملہ احکامات اور تعلیمات کا ایک عملی نمونہ پیش فرمایا۔

حضور ﷺ کی حیات طیبہ حقیقت میں قرآن مجید کی قولی وعملی تفسیر اور تشریح ہے، آپ ﷺ کے اقوال واعمال اور احوال کا نام حدیث وسنت ہے، احادیث سے ثابت شدہ احکام قرآن کریم ہی کی تفسیر وتشریح ہیں اور ان پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کو امت کیلئے اُسوۂ حسنہ بنایا ہے اور ان کی اتباع کو لازمی قرار دیا ہے۔ ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اور ان پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اسی مقصد کے پیش نظر اس حصہ میں حدیث کی مستند اور مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف سے چالیس منتخب احادیث کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ ابتداء ہی سے بچوں میں احادیث مبارکہ کو سمجھنے، یاد کرنے اور ان پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور وہ آپ ﷺ کی اس دعاء کے مستحق بن جائیں۔

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ

(اللہ تر وتازہ رکھے اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا تاکہ اسے دوسروں تک پہنچائے)

آپ ﷺ نے ہر موقع ومحل کیلئے آداب کے ساتھ ساتھ دعائیں اور اوراد بھی سکھلائے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہر موقع کی مناسبت سے ان دعاؤں کا اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرائیں۔ اسی غرض سے کتاب کے اس حصہ میں ہر صفحہ پر دو حدیثوں کے ساتھ مشق کے تحت دو دعائیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

www.banuri.edu.pk

﴿۱﴾

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ترجمہ: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

تشریح: اسلام اپنے پیروکاروں سے ایک ایسی کامل زندگی کا تقاضا کرتا ہے جس میں وہ ایک طرف عقائد واعمال کے لحاظ سے اللہ کے حقیقی بندے ہوں تو دوسری طرف ان کا تعلق انسانوں سے ایسا ہو کہ وہ ان کیلئے پوری طرح امن وسلامتی کا نمونہ اور محبت ومروت کا مظہر ہوں اور سارے مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ ہاتھ اور زبان یا اس کے علاوہ کسی بھی طریقہ سے کسی کو نقصان پہنچانا مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

﴿۲﴾

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

ترجمہ: دین سراسر خیر خواہی ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱) جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(۲) صبح وشام پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

www.banuri.edu.pk

﴿۳﴾

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ

ترجمہ: مومن کے علاوہ کسی اور کو اپنا ساتھی نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار شخص ہی کھائے۔

تشریح: دین کے دشمنوں اور برے لوگوں کی ہم نشینی اور میل جول سے روکا گیا ہے تاکہ کہیں ان کے برے اثرات منتقل نہ ہوں اور ساتھ یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ تمہارے دسترخوان پر صرف نیک اور پرہیزگار لوگ ہی کھائیں اس لئے کہ وہ اس کھانے کے ذریعہ جو طاقت حاصل کریں گے وہ نیک کاموں میں صرف ہوگی، جبکہ برے لوگ اپنی طاقت برائیوں میں صرف کرتے ہیں، یہ حکم دعوت طعام سے متعلق ہے، ضرورت واحتیاج کی صورت میں انسان اچھے برے سب کو کھلا سکتا ہے۔

﴿٤﴾

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ

ترجمہ: بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (٤) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳) سوتے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

(٤) جب نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

www.bariti.edu.pk

﴿۵﴾

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

ترجمہ: وہ شخص جنت میں (ابتداءً) نہیں جائے گا جس کے شر وفساد سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے۔

تشریح: اسلام نے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے منع کیا ہے اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی خوب ترغیب دی ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید کی کہ آپ ﷺ کو یہ خیال ہونے لگا کہ شاید پڑوسی میراث میں بھی حصہ دار بن جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ: جس کی یہ چاہت ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں، تو وہ اپنے پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرے۔

﴿۶﴾

لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ

ترجمہ: ایسا شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۵) بیت الخلاء میں جانے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(۶) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

www.banuri.edu.pk

﴿۷﴾

اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ

ترجمہ: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دیں۔

تشریح: جب مزدور نے اپنی مزدوری کر لی تو طے شدہ عوض کا وہ حقدار بن گیا، اب وہ جلد از جلد اس کو دے دینا چاہئے۔ حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میں قیامت کے دن اس شخص سے جھگڑا کروں گا جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا، اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو پوری مزدوری نہیں دی۔

﴿۸﴾

مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا

ترجمہ: جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۷) مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

(۸) مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

www.banuredu.pk

﴿۹﴾

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ

ترجمہ: دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

تشریح: مومن شرعی احکام کا پابند ہوتا ہے، اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوتا نیز اس پر اللہ کی طرف سے دنیا میں مختلف قسم کی آزمائشیں آتی ہیں چنانچہ وہ ایک قیدی کی مانند ہوتا ہے، جبکہ کافر لذتوں اور خواہشات میں منہمک رہتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیشہ دنیا میں رہے، گویا دنیا ہی اس کی جنت ہے۔

﴿۱۰﴾

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ

ترجمہ: وہ جسم جسے حرام غذا سے پالا گیا ہو جنت میں (ابتداءً) نہیں جائے گا۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۱۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۹) گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

(۱۰) گھر سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ

www.bahuu.edu.pk

﴿١١﴾

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًافِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ

ترجمہ: (رحمت کے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو اور (جاندار) کی تصاویر (آویزاں) ہوں۔

تشریح: جس گھر میں جاندار کی تصویر ہو یا صرف شوقیہ طور پر کتا رکھا گیا ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، البتہ کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) اور حفاظت وغیرہ کے فرشتے موجود رہتے ہیں۔

غیر جاندار مثلاً درختوں، پہاڑوں، اور عمارتوں وغیرہ کی تصویر رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح گھر، کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کی غرض سے شریعت نے کتا رکھنے کی اجازت دی ہے۔

﴿١٢﴾

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ: جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ (بالآخر) انہیں میں سے ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (١٢) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(١١) سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

(١٢) بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

www.taburi.edu.pk

﴿۱۳﴾

اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ

ترجمہ: یقیناً رزق انسان کو ایسا ہی تلاش کرتا ہے جیسا کہ اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

تشریح: رزق اور موت دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کا انسان تک پہنچنا لازمی ہے تو جس طرح وہ موت کی تلاش میں نہیں رہتا بلکہ موت خود بخود آجاتی ہے، اسی طرح رزق کی تلاش میں بھی وہ اس طرح سرگرداں نہ ہو کہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جائے، حلال وحرام کی تمیز نہ کرے، اللہ نے انسان کی قسمت میں جو لکھا ہے وہ اسے ضرور ملے گا لہٰذا وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو کر دنیا کو اپنا مقصد نہ بنائے۔

﴿۱٤﴾

اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ

ترجمہ: بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۱٤) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۳) جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

(۱٤) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

﴿۱۵﴾

❁ اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السَّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ

ترجمہ: برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے نیک ہم نشین بہتر ہے۔

تشریح: اچھا دوست وہ ہے جس کی صحبت سے آدمی کو ایمانی اور عملی فائدہ حاصل ہو، اگر کسی کو ایسا دوست میسر نہ ہو تو اس کیلئے برے دوست کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے کیونکہ برے ساتھی کی صحبت سے نفع تو ہوگا نہیں بلکہ نقصان ہوگا جبکہ تنہائی کی صورت میں آدمی کم از کم اس نقصان سے تو محفوظ ہوگا، ہاں اگر نیک وصالح دوست میسر ہو تو وہ یقیناً تنہائی سے بہتر ہے، اس لئے کہ تنہائی میں وہ نفع حاصل نہیں ہوسکتا جو ایک نیک اور اچھے دوست کی صحبت اور رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿۱۶﴾

❁ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ

ترجمہ: لایعنی (غیر مفید کاموں) کو چھوڑ دینا انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۱۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۵) کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

(۱۶) دودھ پینے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

www.banuri.edu.pk

﴿۱۷﴾

لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: (ضرورت سے زائد) جائداد نہ بناؤ، ورنہ تم دنیا کی خواہش اور زیادہ کرنے لگو گے۔

تشریح: دنیا کمانے میں اس طرح کی مشغولیت اور انہماک ممنوع ہے جس کی وجہ سے فرائض بھی چھوٹ جائیں اور انسان آخرت کی فکر سے بالکل غافل ہو جائے البتہ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو رہی ہو تو پھر حسب ضرورت حلال ذرائع سے کمائی میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اسے فرائض میں سے شمار کیا گیا ہے۔

﴿۱۸﴾

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

ترجمہ: (رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنے والا (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۱۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۷) کسی کے گھر دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

(۱۸) اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

www.banuri.edu.pk

﴿۱۹﴾

❁ حُبُّ الدُّنیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

تشریح: نبی کریم ﷺ نے دنیا کو دل میں بسانے کی خوب مذمت فرمائی ہے، جب تک دنیا کی محبت دل میں نہ ہو بندہ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، نیک اعمال میں لگا رہتا ہے، خالق کائنات کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کے حقوق بھی ادا کرتا رہتا ہے، لیکن جب دنیا اس کے دل میں آجاتی ہے تو یہ اللہ کی ذات سے منحرف ہو جاتا ہے اور رسول خدا ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر گناہوں میں لگ جاتا ہے، حدیث میں ہے کہ: جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی، تو اسلام کی وقعت ان کے دلوں سے نکل جائے گی۔

﴿۲۰﴾

❁ جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ

ترجمہ: مشرکین کا مقابلہ کرو اپنے مالوں سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۱۹) چھینک آنے پر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُلِلّٰہ

اور سننے والا یہ دعا پڑھے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

(۲۰) پھر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ

www.bantri.edu.pk

﴿۲۱﴾

❁ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ

ترجمہ: ایسا تاجر جو سچا (اور) امانت دار ہو وہ (قیامت) کے دن انبیاء، صدیقین، اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

تشریح: جو تاجر شریعت کے اصولوں کے مطابق سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرے اس کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ قیامت کے دن وہ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا، اس فضیلت کے حصول کیلئے بنیادی طور پر تاجروں کیلئے شرعی احکام کا جاننا ضروری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو بازار میں خرید وفروخت نہیں کرنے دیتے تھے جو تجارت کے شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے تھے، جو تاجر جھوٹ بولے، خیانت کرے اور دھوکہ دے قیامت کے دن اس کا حشر فاسقوں کے ساتھ ہوگا۔

﴿۲۲﴾

❁ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ

ترجمہ: تمہارے پاس جس نے امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۱) جب کوئی مصیبت پہنچے تو یہ دعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(۲۲) گدھے یا کتے کی آواز سنے یا غصہ آئے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

www.banuri.edu.pk

﴿۲۳﴾

❁ مَنْ صَمَتَ نَجَا

ترجمہ: جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔

تشریح: خاموشی کو نجات کا ذریعہ بتلایا گیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ زبان کو بالکل تالا لگا دیا جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان خیر و بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے، بری اور فضول باتیں کرنے سے وقت ضائع ہوتا ہے اور خدانخواستہ کوئی غلط بات منہ سے نکل گئی تو کئی آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ خاموش رہنے والا شخص زبان کی تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿۲٤﴾

❁ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ

ترجمہ: گانا دل میں نفاق کو اس طرح بڑھاتا ہے جیسے کہ پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲٤) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۳) جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ

(۲٤) جب سفر سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

www.banuri.edu.pk

﴿۲۵﴾

❁ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

ترجمہ: اوپر والا (دینے والا) ہاتھ بہتر ہے نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے۔

تشریح: اس حدیث میں یدعُلیا سے مراد خرچ کرنے والا اور یـد سُفلٰی سے مراد مانگنے والا ہاتھ ہے، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں نیک کاموں میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے اور بغیر ضرورت کے مانگنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ: صدقہ کرنے سے آنے والی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، نیز آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔

﴿۲۶﴾

❁ اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ

ترجمہ: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۵) بارش کیلئے تین دفعہ یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا

(۲۶) جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

www.banuri.edu.pk

﴿۲۷﴾

❁ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

ترجمہ: تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم ایک مسافر یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

تشریح: جس طرح مسافر سفر میں کسی غیر ضروری اور بے فائدہ کام میں مشغول ہو کر سفر کے مقصد کو برباد نہیں کرتا، نہ ہی ضرورت سے زیادہ سامان سفر اٹھاتا ہے اور نہ ہی پردیس کو اپنا وطن سمجھتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ دنیا اکھٹی کرنے کو اپنا مقصد نہ سمجھے صرف ضروریات کے مطابق کمائے، دنیا کو ایک عارضی ٹھکانہ سمجھے اور اپنے آپ کو مسافر اور راہ گیر تصور کرے اور یہ یقین بنائے کہ اصل زندگی آخرت کی ہے اور اسی کیلئے اعمال کا ذخیرہ تیار کرے۔

﴿۲۸﴾

❁ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

ترجمہ: جو شخص علم (دین) کی تلاش میں (گھر) سے نکلا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ وہ (فارغ ہو کر) واپس آجائے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۲۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۷) لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(۲۸) آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ

www.bannuri.edu.pk

﴿۲۹﴾

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ

ترجمہ: جس نے کسی غریب (قرضدار) کو مہلت دی یا اس کا (قرضہ) معاف کردیا تو (قیامت کے دن) اللہ اسے اپنے سائے میں رکھے گا۔

تشریح: آپ ﷺ نے جیسے مالدار کی طرف دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کو ظلم وزیادتی قرار دیا ہے اسی طرح کئی احادیث میں مفلس وتنگدست کے ساتھ نرم برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر وثواب بیان فرمایا ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کیلئے دعا کی ہے جو خرید وفروخت اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص چاہے کہ اللہ اسے روزِ قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے اسے چاہئے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے (یا اس کا قرض معاف کرکے) اس کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔

﴿۳۰﴾

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

ترجمہ: چغل خور (ابتداءً) جنت میں نہیں جائے گا۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۳۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کرکے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۲۹) جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(۳۰) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو یہ دعا پڑھے

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

www.banuri.edu.pk

﴿۳۱﴾

❁ اَلسِّوَاکُ مِطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مِرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ

ترجمہ: مسواک منہ کی صفائی کا آلہ اور اللہ کی رضامندی کا سبب ہے۔

تشریح: مسواک کرنے سے بیک وقت دو فائدے حاصل ہو جاتے ہیں: اللہ کی خوشنودی اور منہ کی صفائی، علماء کرام نے مسواک کرنے کے بہتّر (۷۲) فائدے ذکر کئے ہیں جو کہ آج کی جدید تحقیق کے اعتبار سے بھی تسلیم شدہ ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ: مسواک کر کے پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے مسواک کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو مسواک کا (وجوبی) حکم دیتا۔

﴿۳۲﴾

❁ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کترواؤ۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۳۲) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۱) روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(۳۲) روزہ افطار کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

www.banuri.edu.pk

﴿۳۳﴾

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم نہ دے اور بری باتوں سے نہ روکے۔

تشریح: اسلام نے تمام انسانوں کے حقوق مقرر فرمائے ہیں، چھوٹوں کے ساتھ نرمی وشفقت کا حکم دیا ہے اور بڑوں کی عزت واکرام کی تاکید کی ہے جو کہ کامیابی کا زینہ ہے، جو شخص شفقت وادب دونوں صفات سے خالی ہوگا وہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا، اس کے ساتھ اس حدیث میں ایک دوسرے کو بھلائی پر آمادہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کا حکم ہے جو کہ اس امت کی پہچان اور خصوصیت ہے۔

﴿۳٤﴾

مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

ترجمہ: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کیلئے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (٣٤) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کرکے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۳) جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

(٣٤) جب کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

www.banuri.edu.pk

﴿۳۵﴾

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

ترجمہ: کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

تشریح: اسلام سلامتی کا درس دیتا ہے، ایمان امن کی تلقین کرتا ہے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور کامل مومن وہی ہے جس کے شر سے لوگوں کی جان و مال محفوظ ہوں۔

مسلمان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ محبت وشفقت کا سلوک رکھے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے عداوت ونفرت پیدا ہو، کسی کو خوف و دہشت میں مبتلا کرنا اور پریشان کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

﴿۳۶﴾

مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا

ترجمہ: جس نے ہم (مؤمنوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۳۶) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۵) نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(۳۶) مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

www.bannu.edu.pk

﴿۳۷﴾

❁ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

تشریح: امت پر آپ ﷺ کے بہت سارے احسانات ہیں جس کی بنا پر اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ درود پڑھنے والے کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے، یہ عمل اللہ کی رضا کا سبب ہے، درود شریف کی کثرت نیک بختی اور اس سے محرومی بدبختی کا سبب ہے۔

﴿۳۸﴾

❁ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۳۸) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۷) جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

(۳۸) سورج نکلے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا

﴿۳۹﴾

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

تشریح: گناہ کو چھوڑ کر اس پر ندامت کرنا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا توبہ کہلاتا ہے، توبہ سے گناہ دُھل جاتے ہیں اور ان پر مؤاخذہ نہیں ہوتا البتہ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو اس حق کو ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کرانا ضروری ہے، غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے لیکن بہترین شخص وہ ہے جو اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے اور اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔

﴿۴۰﴾

طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

ترجمہ: بڑی خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس نے اپنے نامۂ اعمال میں زیادہ استغفار پایا۔

☆☆☆☆☆

مشق

- حدیث نمبر (۴۰) کی تشریح اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔
- درج ذیل دونوں دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کریں۔

(۳۹) جب کوئی مشکل پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ

(۴۰) علم نافع اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا

حصہ سوم

معرفت اسلام

ارکان اسلام ● سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

www.banuri.edu.pk

معرفت اسلام

حجۃالوداع کے موقع پر جہاں آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عرفات کے میدان میں موجود تھے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ نویدِ مسرت سنائی کہ میں نے تمہارا دین ہمیشہ کیلئے مکمل کردیا، تم پر اس نعمت کو تام کردیا اور ہمیشہ کیلئے اسلام کو تمہارے لئے بطور دین منتخب کر دیا، اب تا قیامت اگر نجات کا کوئی راستہ ہے تو وہ اسلام ہی ہے، دین اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے جس کی تعلیمات فطرت کے عین موافق اور عقل سلیم کے عین مطابق ہیں، ہر قسم کی کمی اور کجی سے پاک وصاف اس دین نے اپنے ماننے والوں کی انفرادی واجتماعی زندگی سے متعلق وہ منشور مقرر کر رکھا ہے جس کے تحت زندگی گزارنا انسان کو انسانیت کی معراج پر پہنچا دیتا ہے۔

عبادات، اخلاقیات، معاشرت، معاملات، سیاست، حکومت، غرض کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی تکمیل اسلام کے ماتحت رہ کر نہ کی جاسکتی ہو، یہی وجہ ہے کہ آج تقریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے بعد بھی یہ مذہب روزِ اول کی طرح تروتازہ ہے، اس کی تعلیمات کی جاذبیت اب بھی ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی لیکن اس کے باوجود ہم پستی کے شکار ہیں جس کی اصل وجہ اور سبب مذہب اور اسکی تعلیمات سے دوری ہے، دین کی سمجھ پیدا کرنا اور اس کیلئے حتی الامکان کوشش کرنا از حد ضروری ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات بھی ہے، حدیث میں ہے کہ: اللہ پاک جس کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

کتاب کے اس حصہ میں اسلامی تعلیمات میں سے ارکانِ اسلام اور سیرتِ طیبہ کو مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے تاکہ ہمارے بچوں کو بنیادی عقائد وعبادات اور سیرتِ طیبہ کی قدرے معرفت حاصل ہو اور اس طرح وہ زندگی گزارنے کا وہ طریقہ سیکھ سکیں جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔

www.banuri.edu.pk

ربّ العالمین جل جلالہ

نہیں ہے ابتدا تیری ، نہیں ہے انتہا تیری
عبادت کر رہے ہیں روز و شب ، ارض و سما تیری

حجر میں ، پھول میں ، کانٹے میں ، ذرّوں میں ، فضاؤں میں
نظر آتی ہے ہر سو ، شاہدِ مطلق ! ادا تیری

تری تسبیح پڑھتے ہیں ، فلک والے ، زمیں والے
ہوا کی سرسراہٹ میں ، بھی ہے حمد و ثنا تیری

شب تاریک کی ظلمت ، میں بھی قدرت ہویدا ہے
سحر میں تیری تابانی ، ستاروں میں ضیا تیری

نہیں ہیں رحمتیں مخصوص تیری ، پارساؤں پر
تو **ربّ العالمین** ہے ، عام ہے جود و سخا تیری

ترے محبوب بندوں کی ، محبت میرا ایماں ہے
ترے بندوں کو حاصل ہے ، عطا تیری ، جلا تیری

یہ در تیرا ، یہ سر میرا ، تو اخگرؔ کو عطا کردے
وہ دل جس میں وفا تیری ، وہ دل جس میں رضا تیری

www.bauriedu.pk

سرورِ کونین ﷺ

کرنا ہے اگر ذکر ، تو اس جانِ جہاں کا
چلنا ہے تو کونین کے سرور کی طرف چل

پھر منزلِ مقصد نہ ملے تو مرا ذمّہ
دو چار قدم راہِ پیغمبر کی طرف چل

مایوس نہ ہو تیرگیِ رنج و الم سے
اے رہروِ شب صبحِ منوّر کی طرف چل

پھر تشنہ لبی کی نہ کبھی ہوگی شکایت
اک بار ذرا ساقیِ کوثر کی طرف چل

سامانِ بقا کرلے فنا ہونے سے پہلے
اے قطرۂ ناچیز سمندر کی طرف چل

ہر سمت جہاں پر ہے تجلّی ہی تجلّی
اس بارشِ انوار کے منظر کی طرف چل

www.banuri.edu.pk

ارکان اسلام

نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک فرمان میں اسلام کو ایک ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہو، چنانچہ ارشاد گرامی ہے:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

جس طرح عمارت کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کیلئے اس کے تمام ستونوں کو باقی رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے اسی طرح دین کی حفاظت کیلئے اس کے تمام ارکان کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے تاکہ دین کی یہ عمارت کمزور ہونے سے محفوظ رہے۔ ان ارکان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

ایمان

دائمی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن، اس کی مقرر کردہ تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

توحید

توحید کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، ذات وصفات میں (حقیقتاً) اس کا کوئی شریک نہیں، وہی سب پر قادر ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں جس کا اعتراف ہم کلمہ طیبہ کے پہلے جز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں کرتے ہیں، یعنی تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں جو اس لائق ہو کہ اس کی بندگی کی جائے اور اس کے آگے سر جھکایا جائے، وہی تمام طاقتوں کا مالک ہے، ساری کائنات اسی کی محتاج ہے، اس اقرار کرنے والے کا یہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، صحت وبیماری دینے والا اور اولاد دینے والا ہے، زندگی اور موت اسی کی قدرت واختیار میں ہے، کائنات میں جو کچھ تغیرات رونما ہوتے ہیں اسی کے حکم سے ہوتے ہیں، یہی عقیدۂ توحید ہے۔

☆ یہ عقیدہ رکھنا کہ مخلوق میں سے بھی کوئی اللہ تعالیٰ جیسی قدرت یا تصرف کا مالک ہوسکتا ہے شرک کہلاتا ہے، شرک ایک ایسا جرم ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ہرگز معاف نہ کرے گا۔

ملائکہ

فرشتوں کے وجود کو ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں، وہ ان ذمہ داریوں کو پورا پورا ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، البتہ اتنا معلوم ہے کہ فرشتے بہت زیادہ ہیں ان میں سے چار مقرب اور مشہور فرشتوں کے نام اور اہم ذمہ داریاں یہ ہیں:

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام: ان کی ذمہ داری انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس وحی لانے کی تھی، اس کے علاوہ بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ نے نافرمان قوموں پر عذاب بھی ان کے ذریعہ بھیجا۔

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام: ان کی ذمہ داری مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش برسانے کے انتظام کی ہے، ان کے ساتھ بہت سارے فرشتے ہیں جو بادلوں، ہواؤں، سمندروں اور دریاؤں وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۳) حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں، ان کے ماتحت بھی بہت سے فرشتے ہیں جن میں سے بعض نیک اور بعض بدکار لوگوں کی جان نکالنے پر مامور ہیں۔

(۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام: ان کے ذمہ قیامت کے دن صور پھونکنے کا کام ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فرشتے ہیں جن کے مختلف کام ہیں، مثلاً وہ فرشتے جو انسان کے اچھے اور برے تمام اعمال لکھتے ہیں ان کو کِرَامًا کَاتِبِیْن کہا جاتا ہے، کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی حفاظت پر مقرر ہیں تاکہ انہیں آفات سے محفوظ رکھیں، بعض فرشتے قبر میں انسانوں سے سوال وجواب کرنے پر مقرر ہیں، ان فرشتوں کو منکر نکیر کہتے ہیں، اس کے علاوہ بھی فرشتوں کے

بہت سے کام ہیں جن میں وہ مسلسل مصروف رہتے ہیں، فرشتوں کی ذمہ داریوں کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے البتہ احادیثِ مبارکہ میں بعض فرشتوں اور اُن کے کاموں کا ذکر موجود ہے۔

کُتب

اللہ تعالیٰ نے چار بڑی کتابیں تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید اور بہت سے صحیفے نازل فرمائے ہیں، ان سب کو برحق سمجھنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے البتہ قرآن کریم کے نزول کے بعد تمام آسمانی کُتب اور صحیفے منسوخ (ناقابلِ عمل) ہیں۔

☆ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے چنانچہ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی غلطی اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔

☆ جبکہ قرآن کریم اسلام کے شعائر (واضح نشانیوں) میں سے ہے، اس لئے اس کی تعظیم بہت ضروری ہے، اس کی توہین اسلام سے محرومی کا باعث ہے۔

رُسُل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تمام انبیاء اور رسولوں کو برحق اور گناہوں سے معصوم ماننا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

☆ کسی رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ انہوں نے اپنے زمانۂ نبوت میں جو کچھ پیش کیا وہ سب صحیح اور برحق ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی شریعت کے بعد سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں، اب شریعت محمدی کے علاوہ کسی دوسری شریعت پر عمل کرنا قطعاً جائز نہیں، آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار ہم کلمہ طیبہ کے دوسرے جز مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں کرتے ہیں۔

www.banuri.edu.pk

☆ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، وہ سارے سچے پکے مومن تھے اوران کا ایمان ہمارے لئے معیار کا درجہ رکھتا ہے۔

قیامت

ایک دن ایسا آنے والا ہے جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، غرض ہر چیز فنا ہو جائے گی، اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔

☆ قیامت کے آنے کا صحیح وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہوگا، اور محرم الحرام کی دسویں تاریخ ہوگی۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں، مثلاً یہ کہ قیامت سے پہلے گناہ کثرت سے ہونے لگیں گے، لوگ اپنے ماں باپ پر سختیاں اوران کی نافرمانی کرنے لگیں گے، امانت میں خیانت ہونے لگے گی، گانا بجانا عام ہو جائے گا، بے علم لوگ پیشوا بن جائیں گے، چرواہے اور دیگر کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور بعد میں آنے والے لوگ گزرے ہوئے لوگوں کو گالیاں دینے لگیں گے۔

☆ قرب قیامت کی چند بڑی نشانیاں یہ ہیں کہ دجّال کا فتنہ رونما ہوگا، امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے، یاجوج ماجوج سدّ سکندری (ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار) کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے اور سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

تقدیر

اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو پہلے سے اس کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے سے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے، پھر دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں، بعض میں انسان کے اختیار کا بھی دخل ہے اور بعض میں نہیں، جن کاموں میں انسان کے ارادہ واختیار کو دخل ہے ان میں سے کچھ کاموں کے کرنے اور کچھ کے نہ کرنے کا حکم اسے اللہ نے دے رکھا ہے، انسان اگر اپنے ارادہ واختیار سے ان اعمال کو ترک کرے جن کا حکم دیا گیا ہے یا ان اعمال کا ارتکاب کرے جن سے منع کیا گیا ہے تو اس پر اس کا مؤاخذہ ہوگا۔

بعث بعد الموت

انسان کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اس کی برزخی زندگی شروع ہو جاتی ہے جس کی پہلی منزل قبر ہے۔

☆ قبر کو صرف مٹی کا ڈھیر نہیں سمجھنا چاہئے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یعنی انسان کو اس کے کئے ہوئے اچھے اور بُرے کاموں کا بدلہ قبر میں بھی ملتا ہے۔

☆ قبر سے اٹھائے جانے کے بعد تمام انسان میدانِ حشر کی طرف چلیں گے جہاں وہ اللہ کو اپنے اعمال کا حساب دیں گے، اعمال تولے جائیں گے اور ہر شخص کو اس کا انجام سنایا جائے گا، نیکوکار عزت واحترام سے جنت میں داخل کئے جائیں گے جبکہ بدکاروں کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

☆ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے گنہگاروں کی ایک بڑی جماعت کی شفاعت کریں گے جس کے بعد انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اس کے علاوہ اس دن گنہگاروں کے بارے میں حفّاظ قرآن، علماء کرام اور شہداء کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی۔

www.banuri.edu.pk

نماز

ایمان کے بعد سب سے پہلا اور اہم رکن نماز ہے، قرآن کریم کی متعدد آیات اور سینکڑوں احادیث مبارکہ میں نماز کی بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے، ایک حدیث میں تو اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن فرما کر اس کو دین کی بنیاد اور ستون قرار دیا گیا ہے، قیامت کے دن عبادات میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے نماز اس طرح پڑھنی چاہئے کہ دل اللہ کی محبت سے بھرا ہوا ہو اور اس کے خوف اور جلال کے خیال سے سہما ہوا ہو، توجہ مکمل اللہ ہی کی طرف ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: تحقیق ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔

☆ نماز اللہ سے مناجات اور سرگوشی کا بہترین ذریعہ ہے، نماز کے ذریعے اللہ کی بڑائی و کبریائی کا اقرار اور اپنی عاجزی و ناتوانی کا اعتراف کیا جاتا ہے، نماز کا ہر ہر رکن اللہ کی عظمت کا احساس دلاتا ہے اور یہی احساس بندے کو شر، فساد، گناہ، گمراہی اور بے حیائی سے روکنے کا ذریعہ اور سبب بنتا ہے، اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر کا یہی مفہوم ہے۔

☆ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے، حدیث میں ہے کہ: باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گُنا زیادہ ہوتا ہے، غفلت اور سستی کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

☆ نماز باجماعت میں ایک ہی جگہ ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوا جاتا ہے، جس سے اونچ نیچ اور مراتب کے وہ فرق مٹ جاتے ہیں جو انسانوں نے دولت، عہدہ، تعلیم اور ذات پات کے اعتبار سے قائم کر رکھے ہیں، دن میں جب پانچ بار ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے تو آپس میں میل جول بڑھتا ہے، اُنس و محبت پیدا ہوتی ہے، ایک دوسرے کے مسائل اور حالات کا علم ہو جاتا ہے اور اس طرح ایک دوسرے کی مدد کرنے اور کام آنے کے مواقع ملتے ہیں۔

☆ باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں بار بار آنے جانے سے بے نمازیوں کو بھی نماز کی ترغیب ہوجاتی ہے اور وہ نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں، نماز پڑھانے کیلئے ایک امام کا تقرر اور اس کی پیروی مسلمانوں میں اجتماعی نظم وضبط کا شعور، فکری ہم آہنگی، عملی مساوات اور ایک امیر کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

☆ جمعہ اور عیدین کے اجتماعات خاص طور پر مسلمانوں میں وحدت کی نشانی ہیں، جب ہزاروں مسلمان رنگ، نسل، علاقہ اور زبان کے امتیازات سے بے نیاز ہوکر صفیں باندھ کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوجاتے ہیں تو اس سے ان میں مساوات اور یگانگت کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

☆ نماز پڑھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر قسم کی چھوٹی بڑی نجاست سے پاک صاف ہو، اسلام نے نماز کیلئے پاکی کے حصول کو ضروری قرار دیا ہے۔ پاکی کے حصول کے دو طریقے ہیں، نجاست اگر چھوٹی ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے وضو اور اگر بڑی ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے غسل کرنا ضروری ہوگا اسی طرح اگر بدن پر یا جگہ پر یا کپڑوں پر کوئی ظاہری نجاست لگی ہو تو اسکو بھی دور کرلینا ضروری ہے۔

وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے کسی اونچی جگہ پر بیٹھے تاکہ چھینٹیں اڑکر جسم یا کپڑوں پر نہ پڑیں، وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے مسواک کرے پھر تین دفعہ کلی کرے اگر روزہ دار نہ ہو تو غرارہ کرکے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائے پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے پھر تین دفعہ منہ اس طرح دھوئے کہ سر کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے، کان کے اندر کی طرف شہادت کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار دایاں پاؤں اور تین بار بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

غسل کا مسنون طریقہ

غسل کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے کلائیوں تک ہاتھ دھوئے پھر استنجاء کرے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو اس کو پاک کرے اور پھر وضو کرے، وضو کے بعد روزہ نہ ہونے کی صورت میں غرارہ کرے اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی بھی پہنچائے پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی اس طرح ڈالے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے اور بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

جب کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کرے تو سب سے پہلے نماز کی نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھ کان کی لو تک اٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہے پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور ثنا یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اخیر تک پڑھے پھر اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، ولا الضَّالین کے بعد آمین کہے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت پڑھے اور اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے، رکوع کی حالت میں ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھ کر ان سے گھٹنے پکڑ لے اور بازو پہلو سے علیحدہ رکھے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پھر رَبَّنَالَکَ الْحَمْد کہے اور اللّٰہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر انگلیاں ملائے اور ہاتھوں کے درمیان ناک اور پیشانی رکھے، اس کا خیال رکھے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں، پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے جدا رکھے اور زمین پر ہاتھ نہ بچھائے، سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا

سکون سے بیٹھ جائے ، پھر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے اور اس میں بھی کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور پھر دوسری رکعت کیلئے اللّٰہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے ، دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پوری کرے البتہ ثنا اور تعوذ نہ پڑھے ، جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ موڑ دے اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور قبلہ کی طرف رہیں التحیّات للّٰہ سے عبدہ ورسولہ تک پڑھے اور جب اشھد ان لّا الٰہ الّا اللّٰہ پر پہنچے تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا گول حلقہ بنا کر چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لے ، لا الٰہ پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور الا اللّٰہ پر اسے جھکائے سلام پھیرنے تک تمام انگلیاں اسی حالت پر رکھے ، اگر چار رکعت پڑھنی ہو تو صرف التحیّات پڑھ کر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ جائے اور دو رکعتیں اور پڑھ لے لیکن فرض نماز کی باقی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت نہ ملائے ، جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کر درود ابراہیمی پڑھے اور اس کے بعد اللّٰھم ربنا اٰتنا یا اللّٰھم انی ظلمت والی دعا پڑھے یا کوئی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے ، نماز مکمل ہو جائے گی ۔

اگر وتر کی نماز ہے تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھے اور التحیّات پڑھ کر درود پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے ، سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھ کر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے اور پھر باندھ لے اور دعاء قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر التحیّات ، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے ۔

واضح رہے کہ یہ اکیلے نماز پڑھنے کا طریقہ ہے اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء کے بعد خاموش کھڑے رہیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہے ۔

نماز کی شرائط وارکان

نماز کے صحیح ہونے کی شرائط

☆ جگہ کا پاک ہونا ☆ بدن کا پاک ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ ستر کا ڈھانپنا
☆ قبلہ کی طرف رخ کرنا ☆ نماز کا وقت ہونا ☆ نیت کرنا ۔

نماز کے ارکان

☆ تکبیر تحریمہ کہنا ☆ قیام یعنی کھڑا ہونا ☆ قراءت یعنی قرآن مجید پڑھنا
☆ رکوع کرنا ☆ دونوں سجدے کرنا ☆ قعدۂ اخیرہ

نماز کے واجبات

☆ فاتحہ پڑھنا ☆ اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا ☆ ہر فرض اور واجب کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا یعنی پہلے کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا اور پھر سجدہ کرنا ☆ دو رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھنا ☆ دونوں دفعہ بیٹھنے کے دوران التحیّات پڑھنا ☆ سلام کے لفظ پر نماز ختم کرنا ☆ ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا، جلدی نہ کرنا ☆ وتر کی آخری رکعت میں دعا پڑھنا۔

نماز کے مستحبات

☆ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، رکوع کی حالت میں قدموں پر، جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا ☆ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا ☆ جمائی میں منہ بند رکھنا اور اگر منہ کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھا ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت کا منہ پر رکھنا وغیرہ۔

نماز کے مفسدات

☆ کوئی ایسا عمل کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ☆ قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا ☆ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا ☆ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا ☆ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنی بدل جائے وغیرہ۔

www.banuri.edu.pk

نماز کو مکروہ بنانے والی چیزیں

☆ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا ☆ اپنے کپڑوں سے کھیلنا ☆ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا ☆ بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا ☆ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ☆ قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا ☆ مرد کیلئے سجدہ میں دونوں کلائیوں کا زمین پر بچھا لینا ☆ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا ☆ آنکھوں کو بند کرنا البتہ اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں ☆ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو ☆ جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ☆ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو ☆ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا ☆ نماز میں کوئی کام خلافِ سنت کرنا وغیرہ۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کے بیان میں

☆ جس شخص کی کوئی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا ضروری ہے، قضا پڑھنے میں بلا عذر دیر کرنا گناہ ہے،

☆ اگر کسی کی کئی نمازیں رہ گئی ہوں تو اسے چاہئے کہ اگر ہو سکے تو ایک ہی وقت میں سب کی قضا پڑھ لے ورنہ تو سہولت کے مطابق ان کی قضا پڑھتا رہے، البتہ بلا وجہ تاخیر ہرگز نہ کرے۔

☆ قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ملے وضو کر کے پڑھ لے، البتہ اس کا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

☆ اگر کسی شخص کی چھ سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں تو انہیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ہوگا مثلاً کسی شخص کی اگر فجر، ظہر، عصر کی نمازیں قضا ہوئیں ہوں تو مغرب سے پہلے ان نمازوں کو ترتیب کے ساتھ قضا کرنا ضروری ہوگا۔

www.banuri.edu.pk

تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی بھی نماز جائز نہیں، نہ قضا نہ نفل

(۱) سورج طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔

(۲) غروب سے پہلے جب سورج کی روشنی زرد پڑ جائے اس وقت سے لے کر غروب تک کوئی نماز جائز نہیں البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے اس وقت بھی پڑھنا جائز ہے۔

(۳) زوال کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ان تین اوقات میں تو کوئی بھی نماز جائز نہیں، ان کے علاوہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں البتہ قضا نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱- صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے صرف فجر کی دو رکعت سنت پڑھی جاتی ہے، اس کے علاوہ کوئی نفلی نماز اس وقت جائز نہیں۔

۲- فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک۔

۳- عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج کے زرد ہونے تک۔

ان تین اوقات میں نوافل کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ دوگانۂ طواف، البتہ قضا نماز ان اوقات میں جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ان اوقات میں قضا نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھ لی جائے۔

سجدۂ سہو کا بیان

☆ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے چھوٹ جائیں یا فرض اور واجب میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے جس کے کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھنی پڑے گی۔

☆ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنا کافی نہیں ہے بلکہ پھر سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

☆ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

www.banuri.edu.pk

زکوٰۃ

ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، قرآن وحدیث میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی خوب تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اقیموا الصّلوٰۃ کے ساتھ واٰتوا الزّکوٰۃ کا حکم بھی آیا ہے۔

زکوٰۃ کے معنیٰ لغت میں پاک کرنے اور بڑھنے کے آتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں مال کے اس حصے کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے جو شریعت کے احکام کے مطابق مال میں سے نکالا جاتا ہے اور مستحقین تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسے زکوٰۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے ادا کرنے والے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے اور اس کے مال میں زیادتی اور پاکیزگی پیدا کرتی ہے، اللہ کریم نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا:

ترجمہ: (اے رسول) "ان کے مالوں میں سے صدقہ وصول کیجئے
اس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور ستھرا بنا دیں گے"۔

☆ ہر صاحبِ نصاب پر سال گذرنے پر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ (۸۷ء۴۸ گرام) سونا یا ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا سامان تجارت ہو یا ان اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ ہو جو مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲ء۳۵ گرام) کی قیمت کے برابر ہو جائے۔ مذکورہ بالا نصاب پر سال گذر جانے کے بعد ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس کے علاوہ مویشیوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ) میں بھی زکوٰۃ ہے جس کی تفصیل اور مسائل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

☆ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں انسانیت کی بھلائی کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے اگر آسودہ حال مسلمان اپنے نادار بھائیوں کو سال بھر کے بعد اپنے مال کے کسی حصے میں شریک کر دیں تو وہ بھی مکمل طور پر راحت واطمینان کی زندگی بسر کریں گے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے: مالداروں کے مال میں

اللہ نے ایک متعین مقدار کا حصہ فقراء کیلئے رکھا ہے جو ان کا حق ہے ۔ اس ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ صدقہ وزکوٰۃ نکالنے کا حکم جو مالداروں کو دیا گیا ہے اس میں ان کا فقراء پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ فقراء کا ایک حق ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے، تاریخ انسانیت میں سب سے پہلے اسلام ہی نے دولتمندوں کے مال ودولت میں غریبوں کا باضابطہ حق قائم کیا اور عدل ومساوات کے تقاضے پورے کئے ۔

☆ صاحب نصاب ہونے کے باوجود جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مجرم اور گنہگار ہے اور قیامت کے دن اس پر سخت عذاب ہوگا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (زکوٰۃ نہیں نکالتے) سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے، (جو کہ اس روز واقع ہوگی) جس دن ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا اور یہ جتلایا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال ایک بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جائے گا وہ اس کی گردن کے ساتھ لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں ۔

درحقیقت وہ انسان انتہائی بدنصیب ہے جو اللہ پاک کے عطا کردہ انعامات سے غافل ہو جاتا ہے اور اسے اپنا کمال سمجھنے لگتا ہے، یہ بات تو مسلّم ہے کہ بالآخر انسان نے اس دنیا سے گزرنا ہے اور اس جہاں سے انتقال کر کے ایک دوسرے جہاں میں قدم رکھنا ہے جہاں اسے دائمی زندگی بسر کرنی ہے، وہاں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں جن سے نفس انسان کو دنیا میں دھوکہ دے کر پہلو تہی کراتا ہے۔

ے مال و اولاد تیری قبر کو جانے کو نہیں
تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں
بِن عمل قبر میں کوئی بھی تیرا یار نہیں
کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبردار نہیں

زکوٰۃ کے مسائل

☆ سونا وچاندی زیورات کی صورت میں ہوں یا کسی اور صورت میں (جب وہ نصاب کو پہنچ جائے) تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

☆ نقد رقم اور سامان تجارت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

☆ جو شخص (غیر سید) صاحب نصاب نہ ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، چاہے وہ فقیر ہو، مسکین ہو، قیدی ہو، قرض دار ہو، مسافر ہو یا اللہ کے راستہ میں نکلا ہوا طالب علم یا مجاہد ہو۔

☆ زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ نصاب پر سال گزر چکا ہو۔

☆ اگر سال گزرنے سے پہلے اسی سال یا کئی سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

☆ اپنے ذاتی استعمال کی چیزوں مثلاً رہائشی گھر، گاڑی، کپڑے، برتن وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

☆ کرایہ پر دیئے ہوئے مکان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ اُس سے حاصل شدہ کرایہ کو بقیہ مالِ زکوٰۃ کے ساتھ شامل کیا جائے گا اور زکوٰۃ کی تاریخ آنے پر سارے مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

☆ اگر کسی عورت کے پاس نصاب کے بقدر زیورات ہوں تو اس پر ان کی زکوٰۃ لازم ہے، لہذا اس عورت کے پاس اگر نقد رقم نہ ہو اور کسی صورت میں بھی رقم کا انتظام نہ ہو سکے، تو زیور کو بیچ کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاریخ یاد رکھی جائے تاکہ بروقت اس دینی فریضے کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

☆ زکوٰۃ کے لئے قمری سال کا اعتبار کیا جائے گا۔

www.banuri.edu.pk

روزہ

☆ نماز وزکوٰۃ کی طرح روزہ بھی اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے، جس طرح روزہ اس اُمت پر فرض ہے اسی طرح پچھلی امتوں پر بھی یہ فرض رہا ہے ارشاد خداوندی ہے:

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار بن سکو ۔

صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک ایک مسلمان کا روزہ کی نیت سے کھانے ، پینے اور جماع کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

☆ اسلام میں ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنا فرض ہے، جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو یہ بہت ہی بڑا جرم اور گناہ ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص بغیر کسی عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے پھر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا ۔

☆ روزے کی فضیلت واہمیت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے چند اقوال مبارکہ درج ذیل ہیں:

- مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.
- لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ ، وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.
- لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ.

☆ روزے میں کھانے پینے اور نفسانی خواہش کے پورا کرنے سے اپنے نفس کو عبادت کی نیت سے روکا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنی خواہشات اور لذتوں کو قربان کیا جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی سب سے نرالا اور زیادہ رکھا ہے، ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ: ''بندوں کے تمام نیک اعمال کی جزاء کیلئے ایک قانون مقرر ہے اور ہر عمل کا ثواب اسی مقررہ قانون سے دیا جائے گا، لیکن روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے، اس کے متعلق ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: روزہ میرے لئے ہے اور اس کا ثواب (براہ راست) میں خود دوں گا ، ایک اور حدیث شریف میں

روزہ کودوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے ایک ڈھال قرار دیا گیا ہے۔فرمایا: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ۔

روزے کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی میں تقوٰی اور پرہیزگاری کی صفت پیدا ہوتی ہے، اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی طاقت آتی ہے اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں اپنی خواہش اور چاہت کو دبانے کی عادت پڑ جاتی ہے جس سے روح کی تربیت ہوتی ہے اور اسے ترقی حاصل ہوتی ہے، لیکن یہ سب فوائد تب حاصل ہوں گے جب روزہ رکھنے والا ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے جن کی طرف رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے یعنی روزہ رکھنے والا کھانے پینے کے علاوہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بھی پرہیز کرے، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور دیگر تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے مکمل طور پر بچے۔ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ (روزہ میں بری باتوں اور برے کاموں سے پرہیز نہیں کرتے جس کی وجہ سے) ان کو بھوک و پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ۔

روزے کے فوائد

انفرادی فوائد کے علاوہ روزے کی کئی اجتماعی حکمتیں بھی ہیں، مثلاً انسان جب خود بھوکا پیاسا رہے گا تو اسے ان لوگوں کی بھوک و پیاس کا بھی احساس ہوگا جو افلاس وتنگدستی کے سبب بسا اوقات بھوکے پیاسے رہ جاتے ہیں اس احساس اور تجربے سے ناداروں کی مدد اور ان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا، حدیث شریف میں بھی ماہ رمضان کو شهر المُواساة یعنی ہمدردی وغمخواری کا مہینہ کہا گیا ہے۔

☆ زیادہ اور بے وقت کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہے ان سے حفاظت رہے گی۔

☆ ایک ہی جگہ کے لوگ جب ایک وقت میں ایک ہی عبادت میں مصروف ہوں گے، ایک وقت میں سحری کھائیں گے، ایک وقت میں افطار کریں گے، ایک وقت میں نماز تراویح ادا کریں گے اس سے جہاں اللہ سے تعلق میں اضافہ ہوگا، اور عبادت کا ذوق بڑھے گا وہاں باہمی محبت واخوت اور یگانگت میں اضافہ اور ترقی بھی ہوگی۔

☆ ماہ رمضان کے اختتام پر صدقۂ فطر کی ادائیگی سے معاشرہ کے غریب ونادار لوگوں کا تعاون ہوگا اوران کو اپنے ساتھ خوشیوں میں شریک کرنے کا موقع ملے گا جس سے آپس کی الفت ومحبت بڑھے گی۔

اپنے سامانِ تعیش سے اگر فرصت ملے ✿ بیکسوں کا بھی کبھی طرزِ معیشت دیکھ لو

✿ روزے کے مسائل

☆ دل سے نیت کرنا روزہ کے درست ہونے کے لئے شرط ہے۔

☆ سحری کھانا سنت ہے اور یہ سنت ایک دو لقمے کھانے یا ایک دو گھونٹ پانی پی لینے سے بھی ادا ہوجاتی ہے۔

☆ افطار کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

اور یہ بھی مستحب ہے کہ افطار کے وقت دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا مانگے۔

☆ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا خواہ خشک ہو یا تر کسی صورت میں بھی مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

☆ کان میں پانی چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆ منہ سے نکلا ہوا خون نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا ذائقہ حلق میں محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ بھول کر کچھ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ صرف روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کوئی کام روزہ توڑنے والا نہ کرے۔

☆ انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا رگ اور بازو (گوشت) دونوں میں انجکشن لگوانے کا

www.banuri.edu.pk

ایک ہی حکم ہے۔

☆ گلوکوز چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ بلا عذر (طاقت کے حصول کیلئے) ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان بوجھ کر منہ بھر کے قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح پچھنے لگوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کو دو ماہ (۶۰ دن) کے مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ (وقفہ) آجائے تو نئے سرے سے رکھنے پڑیں گے۔

☆ اگر یہ سمجھ کر کہ افطاری کا وقت ہو گیا ہے غلطی سے وقت سے پہلے افطار کر لیا تو اس صورت میں صرف قضاء لازم ہوگی۔

☆ وضو یا غسل میں کلی کرتے وقت غلطی سے اگر پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

☆ روزہ کی حالت میں غرارہ کرنا اور ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے۔

☆ انہیلر (وینٹولین پمپ) جس کو سانس کے مریض استعمال کرتے ہیں اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مجبوری میں استعمال کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی جبکہ بلا وجہ اس کے استعمال سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

☆ اگر کوئی شخص سحری کے لئے نہ اٹھ سکا اور بغیر کھائے پیئے روزے کی نیت کر لی تو روزہ درست ہوگا۔

☆ سحری کے وقت کے ختم ہونے کی اصل حد صبح صادق کا طلوع ہونا ہے اذان اور سائرن وغیرہ اس کا اعلان ہیں، ان میں غلطی اور بھول بھی ہو سکتی ہے لہذا اصل اعتبار وقت کا ہے۔

www.banuri.edu.pk

حج

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے، ہر صاحب استطاعت، عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

فرائض حج

☆احرام یعنی نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کہنا یا اس کی جگہ ایسے کلمات کہنا جن میں اللہ کی بڑائی کا بیان ہو ☆وقوف عرفہ (۹ ذی الحجہ کے دن زوال کے بعد عرفات کے میدان میں ٹھہرنا) تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ☆طواف زیارت

واجبات حج

☆ وقوف مزدلفہ (دس ذی الحج صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت ٹھہرنا)
☆تینوں دن رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنا) ☆قربانی (یہ حکم صرف قارن و متمتع کیلئے ہے)
☆حلق یا قصر ☆صفا مروہ کی سعی ☆طواف وداع (یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مکہ میں مستقل مقیم نہ ہوں)

ممنوعات احرام

مرد کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ عورت پہن سکتی ہے ☆مرد کا دن یا رات میں اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا البتہ عورت اپنا سر اور چہرہ نامحرم سے ڈھانپے لیکن نقاب چہرے کو نہ لگے، دور رہے ☆بدن کے کسی حصے کے بال مونڈھنا، کاٹنا یا توڑنا ☆ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا ☆بدن یا کپڑے پر خوشبو لگانا ☆مرد کا ایسا جوتا پہننا جس میں قدم پر ابھری ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے، البتہ عورت پہن سکتی ہے۔

حج ایک فریضہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جگہ بیت اللہ شریف اور اس کے آس پاس چند خاص مقامات کو متعین فرمایا ہے۔

بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) روئے زمین پر سب سے پہلی عبادت گاہ ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:
اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے اسے تعمیر کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو طواف کا حکم ہوا، طوفان نوح میں کعبہ کی عمارت منہدم ہوئی اس کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پرانی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کی، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ لوگوں میں اعلان کریں کہ اس گھر کی زیارت (حج) کیلئے آئیں، ارشاد ہوا:

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ (الآیۃ)

حج فرض ہونے کے باوجود حج میں کوتاہی پر بڑی وعید آئی ہے، حدیث کا مفہوم ہے فرمایا کہ: جس شخص کے پاس حج پر جانے کا خرچہ اور سواری کا انتظام ہو کوئی شرعی عذر اور رکاوٹ نہ ہو پھر بھی وہ کوتاہی کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی، آپ ﷺ نے حج کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا!

- مَنۡ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمۡ یَرۡفُثۡ وَلَمۡ یَفۡسُقۡ رَجَعَ کَیَوۡمٍ وَّلَدَتۡہُ اُمُّہٗ.
- اَلۡحَجُّ الۡمَبۡرُوۡرُ لَیۡسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الۡجَنَّۃَ.

حج کیلئے مختلف ممالک سے آنے والوں کیلئے میقات مقرر ہیں جہاں سے احرام باندھنا اور نیت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حج وعمرہ پر جانے والے بارگاہ خداوندی میں اپنی حاضری کا اعلان ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

- لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ، لَبَّیۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ،
  اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ.

خانہ کعبہ کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اس گھر پر اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کیلئے، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں کیلئے اور بیس ان کیلئے جو صرف خانہ کعبہ کو دیکھ رہے ہوں۔ مسجد حرام میں نماز پڑھنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی کا حصول ہے۔اس عظیم اجتماع کی وجہ سے اسلامی اتحاد کو برقرار رکھا جاتا ہے اور مختلف رنگ ونسل کے مسلمانوں کی اخوت و یک جہتی کو تقویت ملتی ہے، مسلمان سربراہوں، علماء کرام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو باہمی تبادلۂ خیال کے بھی مواقع میسر آتے ہیں۔

حج وعمرہ کے سفر میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت باعث سعادت اور اہم ترین نیکیوں میں سے ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ: جو صرف میری زیارت کے ارادے سے آئے وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہوگا، نیز فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد حج کے موقع پر میری زیارت کی، گویا کہ اس نے زندگی میں میری زیارت کی۔

☆ مسجد نبوی میں نماز کا ثواب کم از کم ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

☆ مسجد قبا میں ۲ رکعت نفل پڑھنے پر عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

ان دو مسجدوں کے علاوہ مدینہ منورہ کی بعض تاریخی مساجد کے نام یہ ہیں۔

مسجد فتح، مسجد جمعہ، مسجد قبلتین، مسجد اجابۃ اور مسجد غمامہ وغیرہ۔

مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ اور روضۂ اقدس کی درمیانی جگہ کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ .

حج سے متعلق بعض مقامات کے نام

ملتزم، حطیم، میزاب رحمت، حجر اسود، مقام ابراہیم، بئرِ زمزم، صفا، مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، جبل رحمت اور تنعیم وغیرہ۔

حج سے متعلق بعض اصطلاحات کے نام

افراد، تمتع، قران، تلبیہ، اضطباع، رمل، طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع، استلام، سعی، رمی جمرات، حلق، قصر، دم۔

آپ حج اس طرح کیجئے

☆ ۸ ذوالحجہ کو حج کرنے کی نیت کریں نمازِ فجر کے بعد احرام باندھیں اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں پھر طواف کریں اور ظہر سے پہلے منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

☆ منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر تا فجر) مکمل کریں۔

☆ ۹ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جائیں۔

☆ عرفات میں قیام کریں ہو سکے تو مسجد نمرہ میں خطبۂ حج سنیں اور ظہر وعصر کی نمازیں امام حج کی اقتداء میں اکٹھی پڑھیں۔

☆ اگر آپ خیموں میں ہیں تو پھر ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر ادا کریں۔

☆ غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو روانگی کے دوران تلبیہ پڑھتے جائیں۔

☆ مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء ملا کر ادا کریں۔

☆ ۱۰ ذوالحجہ فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں طلوعِ آفتاب سے کچھ قبل مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں۔

☆ ۱۰ ذوالحجہ کو اپنے خیموں میں جا کر سامان رکھیں۔

☆ تلبیہ پڑھتے ہوئے جمرات کی طرف جا کر صرف بڑے جمرہ کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں اور پہلی کنکری کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

☆ قربانی کیلئے تشریف لے جائیں اور قربانی کریں۔

☆ قربانی ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو بھی کی جا سکتی ہے۔

☆ قربانی کرنے کے بعد حلق کروائیں (بال مُنڈوائیں)۔

☆ استرے سے حلق کرانا افضل ہے قصر بھی کرا سکتے ہیں عورتوں کو (تقریباً) ایک انچ بال کاٹنے چاہئے۔

☆ حلق کے بعد اب احرام کھول دیجئے۔

☆ غسل کر کے اب سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں۔

☆ منیٰ میں ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحجہ تک قیام کرنا سنت ہے۔

www.banuri.edu.pk

☆ منیٰ سے طواف زیارت کیلئے خانہ کعبہ چلے جائیں۔

☆ طواف زیارت حجر اسود سے شروع کریں۔

☆ طواف کے دوران تیسرا کلمہ یا کوئی بھی دعا پڑھیں۔

☆ رکن یمانی سے حجر اسود تک ہر چکر میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً والی دعا پڑھیں۔

☆ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام میں جہاں میسر ہو دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔

☆ آب زمزم خوب سیر ہو کر پئیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

☆ اب سعی کیلئے جائیں صفا سے مروہ تک ایک چکر پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر مکمل ہو جائے گا۔

☆ سعی مکمل کرنے کے بعد اب منیٰ میں جا کر ٹھہرنا چاہیئے، مکہ میں نہ ٹھہریں۔

☆ ۱۱ ذوالحجہ کو زوال کے بعد پہلے چھوٹے پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرہ کو سات سات کنکریاں ماریں۔

☆ آخری جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہ کریں البتہ اس سے پہلے والے جمرات میں دعا کر سکتے ہیں۔

☆ کنکریاں مار کر واپس اپنے خیموں میں چلے جائیں اور رات منیٰ ہی میں قیام کریں۔

☆ ۱۲ ذوالحجہ کو زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنے کیلئے جائیں۔

☆ تینوں جمرات کو اس ترتیب سے کنکریاں ماریں جس طرح ۱۱ ذوالحجہ کو ماری تھیں۔

☆ بارہویں تاریخ کو غروب سے پہلے مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں، غروب کے بعد جانا مکروہ ہے۔

☆ اگر تیرہویں تاریخ کی صبح صادق منیٰ میں ہو جائے تو اس دن کی رمی بھی لازم ہو جائے گی۔

☆ اپنے وطن واپس جانے سے پہلے طوافِ وداع کر لیں۔

اللہ سب کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے آمین

www.tanzeem.edu.pk

سیرتِ طیّبہ

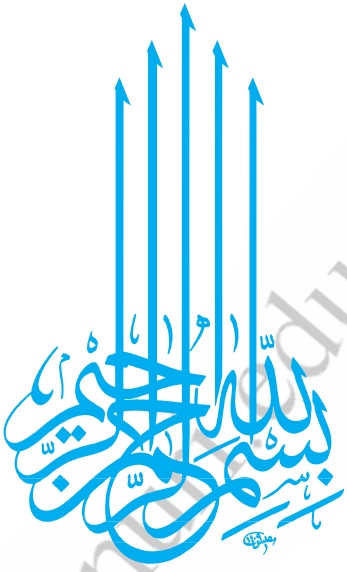

www.bandbudu.pk

ابتدائی معلومات

سوال: دنیا میں کتنے پیغمبر تشریف لائے؟

جواب: دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اور نبی تشریف لائے۔

سوال: سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کا نام کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

سوال: نبی اکرم ﷺ سے پہلے کون سے پیغمبر آئے تھے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کتنے سال کا وقفہ گذرا؟

جواب: تقریباً پانچ سو ستّر سال کا۔

سوال: رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو، جبکہ نبی کا لفظ عام ہے ہر پیغمبر کو کہا جاتا ہے خواہ انہیں نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا وہ پہلی شریعت اور کتاب ہی کے تابع ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ

سوال: آپ ﷺ کی ولادت کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور یہی شہر آپ کا آبائی وطن بھی تھا۔

سوال: آپ ﷺ کی ولادت کی تاریخ اور دن کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاوّل کے مہینے میں پیر کے دن بمطابق اپریل ۵۷۱ء سن عیسوی کو ہوئی۔

www.bannuri.edu.pk

سوال: آپ ﷺ کا کیا نام تھا اور یہ نام کس نے رکھا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام مُحَمَّد اور والدہ محترمہ نے اَحمَد رکھا تھا۔

نسب نامہ شریف

سوال: آپ ﷺ کے والد محترم اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے والد کا نام عبد اللّٰہ اور والدہ کا نام اٰمنہ تھا۔

سوال: والد محترم کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلۂ نسب کیا ہے؟

جواب: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْد اللّٰہ بن عبد الْمُطَّلِبُ بن هَاشِم بن عَبْد مَنَاف بن قُصَیّ بن کِلَاب ابن مُرَّة بن کَعْب بن لُوَیّ بن غَالِب بن فِهر بن مَالِک بن نَضر بن کِنَانَة بن خُزَیْمَة بن مُدْرِکَة بن اِلْیَاس بن مُضَر بن نَزَار بن مَعْد بن عَدْنَان .

سوال: آپ ﷺ کی دادی اور نانی کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی دادی کا نام فَاطِمَة بنت عَمْرو اور نانی کا نام بَرَّه بنت عبد العُزّٰی تھا۔

سوال: والدہ محترمہ کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب: مُحَمَّد بن اٰمِنَة بِنْت وَهَب بن عَبْد مَنَاف بن زُهْرَة بن کِلَاب بن مُرَّة .

سوال: آپ ﷺ کے قبیلہ اور خاندان کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے قبیلہ کو قُرَیش اور خاندان کو بنُو هَاشِم کہا جاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے چچاؤں کے نام کیا ہیں؟

جواب: عبَّاس، حَمْزَه، ابُو طَالِب (عَبدمَنَاف) زُبَیر، حَارِث، جَحْلَاء، مُقَوِّم، ضِرار، ابُو لَهَب (عَبدُ العُزّٰی) (بحوالہ سیرت ابن ہشام)

سوال: آپ ﷺ کی پھوپھیوں کے کیا نام تھے؟

جواب: صَفِیَّة، اُمِّ حکیم (البَیضَاء) عَاتِکَة، اُمَیْمَة، اَرْوٰی، بَرَّة (بحوالہ سیرت ابن ہشام)

رضاعت و پرورش

سوال: حضور ﷺ نے کس کس کا دودھ پیا، ترتیب وار بیان کریں؟

جواب: آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنی والدہ پھر ثُوَیبَہ اور اس کے بعد حَلِیمَہ سَعْدِیَہ کا دودھ پیا۔

سوال: آپ ﷺ کو رضاعت کیلئے شہر سے باہر کیوں لے جایا گیا؟

جواب: اس لئے کہ عرب کا دستور تھا کہ وہ بچے کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سپرد کر کے اچھی آب وہوا والے مقام پر بھیج دیا کرتے تھے، آپ کو بھی اسی دستور کے مطابق شہر سے باہر لے جایا گیا۔

سوال: حضرت حلیمہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب: ھَوَازِن کے قبیلہ سے۔

سوال: آپ ﷺ کے رضاعی والد (حضرت حلیمہ کے شوہر) کا کیا نام تھا؟

جواب: حَارِث بن عبد العُزّٰی.

سوال: آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کتنے تھے؟

جواب: دو رضاعی بھائی عَبد اللّٰہ اور حُذَیفَہ اور دو رضاعی بہنیں اُنَیسَہ اور شَیمَاء تھیں۔

سوال: ثویبہ کے رضاعی تعلق سے آپ ﷺ کے کونسے چچا آپ کے رضاعی بھائی بھی بن گئے تھے؟

جواب: حضرت حَمزَہ رضی اللہ عنہ۔

سوال: حضرت حَلِیمَہ کے پاس آپ ﷺ کتنے برس رہے؟

جواب: چھ برس۔

والدین کا انتقال

سوال: آپ ﷺ کے والد ماجد کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کے والد نے مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے وفات پائی۔

www.banuri.edu.pk

سوال: آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: مَکَّہ مُکَرَّمَہ اور مَدِینَہ مُنَوَّرَہ کے درمیان اَبْوَاء نامی گاؤں میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔

کفالت

سوال: والدہ محترمہ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کس نے کی؟

جواب: آپ کے دادا عبدالمطلب نے۔

سوال: حضرت عبدالمطلب نے کتنی عمر پائی؟ ان کی وفات کے وقت حضور ﷺ کی عمر کیا تھی؟

جواب: حضرت عبد المطلب نے بیاسی برس کی عمر پائی اور حضور ﷺ کی عمر مبارک اس وقت تقریباً آٹھ سال تھی۔

سوال: دادا کی وفات کے بعد پرورش کی ذمہ داری کس کے سپرد ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کے سپرد ہوئی۔

شام کا پہلا سفر

سوال: جب آپ ﷺ نے شام کا پہلا سفر فرمایا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟ اور آپ کے ساتھ کون تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے بارہ برس کی عمر میں شام کا پہلا سفر فرمایا، آپ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے۔

سوال: اس سفر میں عیسائی راہب سے ملاقات کس جگہ ہوئی؟ راہب کا نام کیا تھا؟

جواب: جگہ کا نام بُصریٰ تھا، راہب کا نام جرجِیس تھا، جو بَحِیرَا کے لقب سے مشہور تھا۔

سوال: عیسائی راہب نے آپ ﷺ کے متعلق کیا کہا تھا؟

جواب: اس نے کہا کہ یہ وہی نبی برحق ہے جس کو اللہ تعالیٰ پورے عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گا، اس کو آگے نہ لے جائیں، یہ سن کر ابوطالب نے آپ ﷺ کو وہیں سے واپس کر دیا۔

www.banuri.edu.pk

شام کا دوسرا سفر

سوال: شام کا دوسرا سفر آپ ﷺ نے کس کے ساتھ فرمایا اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کے غلام مِیسرَہ کے ساتھ سفر فرمایا جبکہ آپکی عمر پچیس سال تھی۔

سوال: اس سفر میں کس جگہ اور کس راہب سے ملاقات ہوئی؟

جواب: بُصریٰ نامی مقام پر نَسطُورَا راہب سے ملاقات ہوئی۔

سوال: اس سفر کی غرض کیا تھی؟

جواب: یہ سفر آپ ﷺ نے حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کی غرض سے فرمایا تھا۔

سوال: اس سفر کا تجارتی اعتبار سے کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضور ﷺ کی برکت سے اس مرتبہ مال میں حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر نفع ہوا کہ اس سے پہلے اتنا نفع کبھی نہ ہوا تھا۔

رشتۂ ازدواج

سوال: آپ ﷺ نے سب سے پہلا نکاح کس سے اور کب فرمایا؟

جواب: حضرت خَدِیجَہ بِنت خُوَیلِد رضی اللہ عنہا سے پچیس برس کی عمر میں۔

سوال: حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کیا تھی؟

جواب: ان کی عمر چالیس سال تھی۔

سوال: یہ نکاح کس نے پڑھایا؟ اور مہر کیا مقرر ہوا؟

جواب: آپ کے چچا ابو طالب نے نکاح پڑھایا اور مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا۔

سوال: کیا حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کی حیات میں آپ ﷺ نے کسی اور سے بھی نکاح فرمایا تھا؟

جواب: ان کی حیات میں آپ ﷺ نے کسی اور سے نکاح نہیں فرمایا۔

سوال: حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟

جواب: تقریباً پچاس برس تھی۔

www.banuri.edu.pk

آغازِ وحی

سوال: حضور اکرم ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز کب ہوا؟

جواب: آپ ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز چالیس سال کی عمر میں ہوا، جبکہ آپ ﷺ غارِ حراء (جبلِ نور) میں عبادت فرما رہے تھے۔

سوال: آپ ﷺ پر سب سے پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: سُورۂ عَلَق کی ابتدائی آیات۔

سوال: آپ ﷺ پر وحی لانے والے فرشتے کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت جِبرَائِیل علیہ السلام۔

سوال: آپ ﷺ کو نزولِ وحی کے بعد سب سے پہلے کس عبادت کا حکم دیا گیا؟

جواب: نماز کا۔

تبلیغِ اسلام کا آغاز

سوال: آپ ﷺ نے تبلیغ کا آغاز کس طرح فرمایا؟

جواب: سب سے پہلے آپ ﷺ نے قریش کی مخالفت کی بنا پر اللہ کے حکم کے مطابق خفیہ طور پر اسلام کی تبلیغ فرمائی اور اپنے عزیزوں اور مخلص دوستوں کو اسلام کی دعوت دی، لیکن جب اللہ کی طرف سے علی الاعلان تبلیغ کا حکم آیا تو آپ ﷺ نے کسی کی مخالفت کی پروا کئے بغیر لوگوں کو اعلانیہ طور پر اسلام کی طرف بلانا شروع فرما دیا۔

سوال: سب سے پہلے اسلام لانے والے کون ہیں؟

جواب: آزاد مردوں میں حضرت ابُو بکر، عورتوں میں حضرت خَدِیجَہ، بچوں میں حضرت عَلِی اور غلاموں میں حضرت زَید بن حَارِثَہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اسلام لائے۔

سوال: پوشیدہ طور پر اسلام کی تبلیغ کتنے برس رہی؟

جواب: تقریباً تین برس تک۔

سوال: ان تین برس میں کتنے افراد نے اسلام قبول کیا؟

جواب: تقریباً تیس افراد مسلمان ہوئے۔

طائف کا سفر

سوال: اسلام کی تبلیغ کیلئے آپ ﷺ نے طائف کا سفر کب فرمایا؟

جواب: ۱۰ نبوی کو ماہ شوال کے اخیر میں۔

سوال: طائف کے سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ کون تھے؟

جواب: حضرت زَید بن حَارِثَہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

سوال: طائف میں آپ ﷺ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں کن تین سرداروں سے گفتگو فرمائی تھی؟ اور وہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے عَبد یَالِیل ، مَسعُود اور حَبِیب سے گفتگو فرمائی، تینوں قبیلہ ثَقِیف سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال: اہلِ طائف نے آپ ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: کسی نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی، بلکہ اوباش لڑکوں سے کہا کہ وہ آپ ﷺ پر پتھر برسائیں۔

سوال: طائف سے واپسی پر آپ ﷺ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: جنات سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے قرآن پاک کی آیات سن کر اسلام قبول کیا۔

سوال: آپ ﷺ طائف سے کب تشریف لائے؟

جواب: ایک ماہ بعد ذیقعدہ ۱۰ نبوی میں واپس تشریف لائے۔

واقعۂ معراج

سوال: مِعرَاج اور اِسرَاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے نبی کریم ﷺ کو مَسجِدِ حَرام سے مَسجِدِ اَقصیٰ تک اور مسجدِ اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں تک (اسی جسم اور روح کے ساتھ بحالتِ بیداری) ایک ہی شب میں

لے گئے، اس سفر کا پہلا مرحلہ اِسرَاء اور دوسرا مرحلہ مِعرَاج کہلاتا ہے۔

سوال: معراج کا واقعہ کب رونما ہوا؟

جواب: مشہور قول کے مطابق معراج کا واقعہ نبوت کے گیارھویں سال رجب کی ستائیس تاریخ کو ظہور پذیر ہوا۔

سوال: اس سفر میں کون سے فرشتے آپ ﷺ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت جِبرَائِیل و مِیکَائِیل علیہما السلام اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

سوال: آسمانوں پر کن انبیاء کرام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی؟

جواب: پہلے آسمان میں حضرت اٰدَم، دوسرے میں حضرت عِیسٰی اور یَحیٰی، تیسرے میں حضرت یُوسُف، چوتھے میں حضرت اِدرِیس، پانچویں میں حضرت ھَارُون، چھٹے میں حضرت مُوسٰی اور ساتویں میں حضرت اِبرَاھِیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔

سفر ہجرت

سوال: ہِجرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑنا ہِجرت کہلاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ نے کس شہر کی طرف ہجرت فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے مَکَّہ مُکَرَّمَہ چھوڑ کر مَدِینَہ مُنَوَّرَہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

سوال: اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھی کون تھے؟

جواب: حضرت ابُوبَکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ۔

سوال: آپ ﷺ نے اس سفر کے درمیان کہاں قیام فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے تین دن غَارِ ثَور میں قیام فرمایا۔

www.banuri.edu.pk

غزوات

سوال: جِھَاد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے راستے میں کفار سے مقابلہ کرنے کو جِھَاد کہا جاتا ہے۔

سوال: غَزوَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: غَزوَہ اس لڑائی کو کہا جاتا ہے جس میں آنحضرت ﷺ خود بنفس نفیس شامل ہوئے ہوں۔

سوال: غزوات کی کل تعداد کتنی ہے؟

جواب: غزوات کی کل تعداد ستائیس ہے۔

سوال: سب سے پہلے اور آخری غزوہ کا نام بتائیے؟

جواب: سب سے پہلا غزوہ غَزوَۂ اَبوَاء اور سب سے آخری غزوہ غَزوَۂ تَبُوک ہے۔

سوال: مشہور غزوات کے نام بتائیے؟

جواب: مشہور غزوات کے نام یہ ہیں۔ بَدر، اُحُد، خَندَق، خَیبَر، حُنَین، تَبُوک، فَتحِ مَکَّہ۔

مُعجزات

سوال: مُعجِزَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کوئی ایسی انہونی بات یا کام جو اللہ کے حکم سے کسی نبی کے ہاتھوں ظاہر ہو مُعجِزَہ کہلاتا ہے۔

سوال: آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے، جو آج تقریباً چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود بھی تحریف وتبدیلی سے محفوظ ہے۔

سوال: آپ ﷺ کے مشہور معجزات کیا کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے مشہور معجزات میں شق القمر (یعنی چاند کا آپ کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہونا) آپ کا معراج کے لئے جانا، آپ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا اور درختوں اور پتھروں کا آپ کو سلام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

www.banuri.edu.pk

سوال: مُعجِزَہ کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

جواب: مُعجِزَہ اللہ کی طرف سے ایک نبی کے لئے اس کی نبوت کی تصدیق اور مخالفین کیلئے ایک کھلی نشانی ہوتی ہے۔

ازواجِ مُطَہَّرات

سوال: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ تھی۔

سوال: ازواج مطہرات کے نام نکاح کی ترتیب کے مطابق کیا ہیں؟

جواب: حضرت خَدِیجَہ، حضرت سَودَہ، حضرت عَائشَہ، حضرت حَفصَہ، حضرت زَینَب، حضرت اُمِّ سَلمَہ، حضرت زَینَب بنت جَحَش، حضرت جُوَیرِیَہ، حضرت اُمِّ حَبِیبَہ، حضرت صَفِیَّہ اور حضرت مَیمُونَہ رضوانُ اللّٰہ تعالیٰ علیھن۔

سوال: آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ ﷺ کی کتنی ازواج حیات تھیں؟

جواب: آپ ﷺ کے وصال کے وقت آپ ﷺ کی نو (9) ازواج حیات تھیں۔

سوال: وہ کونسی ازواج مطہرات ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے پہلے انتقال فرمایا؟

جواب: حضرت خَدِیجَہ اور حضرت زَینَب رضی اللہ عنہما۔

سوال: آپ ﷺ کی اولاد کونسی زوجہ مطہرہ سے ہوئیں؟

جواب: حضرت اِبرَاھِیم رضی اللہ عنہ جو کہ آپ کی باندی مَارِیَہ قِبطِیَّہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ کی ساری اولاد حضرت خَدِیجَہ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں۔

اولادِ کرام

سوال: آپ ﷺ کی اولاد کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: آپ ﷺ کی اولاد کی تعداد سات ہے، تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

سوال: وہ کونسی صاحبزادی ہیں جن سے آپ ﷺ کی نسل چلی؟

جواب: حضرت فَاطِمَہ رضی اللہ عنہا۔

سوال: اولاد میں سب سے پہلے کون پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت قَاسِم رضی اللہ عنہ۔

سوال: حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت قَاسِم، حضرت عَبدُ اللّٰہ، حضرت اِبرَاھِیم رضی اللہ عنہم۔

سوال: حضرت قَاسِم رضی اللہ عنہ کی ولادت اور وفات کب ہوئی؟

جواب: حضرت قَاسِم رضی اللہ عنہ کی ولادت آپ کی نبوت سے قبل ہوئی اور دو سال بعد نبوت سے قبل ان کی وفات ہوگئی۔

سوال: حضرت اِبرَاھِیم رضی اللہ عنہ کی ولادت اور وفات کب ہوئی؟

جواب: ۸ ہجری ماہ ذی الحجہ میں حضرت اِبرَاھِیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی، اور پندرہ یا سولہ ماہ زندہ رہنے کے بعد ۱۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا۔

سوال: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت زَینَب، حضرت رُقَیَّہ، حضرت اُمِّ کُلثُوم اور حضرت فَاطِمَہ رضی اللہ عنہن۔

سوال: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کا نکاح کس کس سے ہوا؟

جواب: حضرت زَینَب کا نکاح ابُو العَاص بن رَبِیع سے، حضرت فَاطِمَہ کا حضرت عَلِی سے، حضرت رُقَیَّہ کا حضرت عُثمَان سے اور حضرت اُمِّ کُلثُوم کا نکاح بھی حضرت رُقَیَّہ کی وفات کے بعد حضرت عُثمَان سے ہوا۔ (رضی اللہ عنہم وعنہن)

مرض وفات

سوال: آپ ﷺ کے مرضِ وفات کا آغاز کس تاریخ اور کس دن ہوا؟

جواب: ۱۱ ہجری انتیس صفر بروز پیر آپ ﷺ کو دردِ سر شروع ہوا، جو بڑھتا چلا گیا۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا آخری ہفتہ کہاں گزارا؟

جواب: حضرت عَائِشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے (کمرے) میں۔

سوال: آپ ﷺ کتنے روز بیمار رہے؟

جواب: تقریباً تیرہ یا چودہ روز آپ ﷺ بیمار رہے۔

سوال: نبی اکرم ﷺ نے سب سے آخری نماز کونسی پڑھائی؟

جواب: جمعرات کے روز مغرب کی نماز۔

سوال: آپ ﷺ نے مرضِ وفات میں کن کو نماز پڑھانے کا حکم دیا؟

جواب: حضرت ابُو بَکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کو۔

سانحۂ وفات

سوال: وفات کا سانحہ کب اور کہاں ہوا؟

جواب: ربیع الاول ۱۱ھ ہجری بروز پیر بمطابق جون ۶۳۲ عیسوی کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

سوال: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

جواب: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

تکفین وتدفین

سوال: آپ ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟

جواب: صرف تین سفید چادریں تھیں جن میں آپ کو دفنایا گیا تھا۔

سوال: نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی تھی؟

جواب: حضرت ابُو طَلحَہ رضی اللہ عنہ نے۔

www.banuriedu.pk

سوال: آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ اپنایا گیا تھا؟

جواب: آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ عام دستور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی اور نہ اس میں کوئی امام بنا بلکہ آپ ﷺ کی وصیت کے مطابق تجہیز وتکفین کے بعد جنازہ مبارک حجرہ شریفہ میں رکھا گیا پھر مردوں کے مختلف گروہ باری باری نماز جنازہ پڑھتے رہے، پہلے اہل بیت پھر مہاجرین اور پھر انصار نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ ادا کی، ان کے بعد عورتوں اور پھر بچوں نے بھی آپ ﷺ کی نماز جنازہ ادا کی، اس ترتیب کے ساتھ نماز جنازہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔

ایام علالت میں آپ ﷺ نے حضرت عَائِشَہ رضی اللہ عنہا کے گھر (جو بعد میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی) میں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اسی طرح عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

سوال: نمازِ جنازہ کس روز پڑھی گئی اور تدفین کب ہوئی؟

جواب: منگل کے روز نماز جنازہ پڑھی گئی اور بدھ کی رات تدفین عمل میں آئی۔

سوال: آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت عَائِشَہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں، جہاں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

خلفاء راشدین

سوال: آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے پہلا خلیفہ کن کو منتخب کیا؟

جواب: آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے پہلا خلیفہ بالاتفاق حضرت ابُو بَکر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔

سوال: حضرت ابُو بَکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر خلفاء راشدین کے نام خلافت کی ترتیب کے اعتبار سے کیا ہیں؟

جواب: حضرت عُمَر، حضرت عُثمَان اور حضرت عَلِی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حصہ چہارم

عربی • انگلش

www.banuri.edu.pk

عربی

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ایک ماں باپ آدم وحوا علیہما السلام کی اولاد ہونے کے باوجوداس دنیا میں بسنے والے انسان بے شمار مختلف زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں، انہی زبانوں میں سے ایک زبان عربی بھی ہے جو دنیا کی فصیح ترین زبان ہے ، یہ زبان ہماری مذہبی زبان ہے،قرآن کریم جو کہ اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے اسی زبان میں اتارا گیا ہے،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بھی عربی تھی،آپ ﷺ کے ارشادات جو احادیث کہلاتے ہیں عربی زبان ہی میں ہیں،اس کے علاوہ قرآن کریم اوراحادیث مبارکہ کی تشریح سب سے پہلے اسی زبان میں کی گئی ہے۔

الغرض دین کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کا مدار عربی زبان پر ہے ،حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

عربی زبان سیکھو کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس زبان اوراسکے بولنے والوں سے محبت رکھیں ، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : تین باتوں کی وجہ سے اہل عرب سے محبت رکھو،اسلئے کہ میں عربی ہوں،قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہے ۔

کتاب کے اس حصہ میں چند موضوعات کے تحت عربی زبان میں استعمال ہونے والے مفرد الفاظ اور جملوں کو ذکر کیا گیا ہے تا کہ بچوں کو عربی زبان سے انس ومحبت پیدا ہو سکے اور اسے مزید سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔

www.banuri.edu.pk

اَلاَعْدَاد

Two	اِثْنَان	One	وَاحِد
Four	اَرْبَعَة	Three	ثَلاَثَة
Six	سِتَّة	Five	خَمْسَة
Eight	ثَمَانِيَة	Seven	سَبْعَة
Ten	عَشَرَة	Nine	تِسْعَة
Thirty	ثَلاَثُوْن	Twenty	عِشْرُوْن
Fifty	خَمْسُوْن	Forty	اَرْبَعُوْن
Seventy	سَبْعُوْنَ	Sixty	سِتُّوْن
Ninety	تِسْعُوْن	Eighty	ثَمَانُوْن
Thousand	اَلْف	Hundred	مِائَة

اَلْاَيَّام

Sunday	يَوْمُ الْاَحَد	Saturday	يَوْمُ السَّبْت
Tuesday	يَوْمُ الثُّلا ثَاء	Monday	يَوْمُ الْاِثْنَيْن
Thursday	يَوْمُ الْخَمِيْس	Wednesday	يَوْمُ الْاَرْبِعَاء
☆	Friday	يَوْمُ الْجُمُعَة	☆

www.banuri.edu.pk

شُهُوْرُ السَّنَةِ الْقَمَرِيَّة

Safar	صَفَر	Muharram	مُحَرَّم
RabiusSani	رَبِيْعُ الثَّانِى	RabiulAwwal	رَبِيْعُ الْاَوَّل
JumadasSania	جُمَادَى الثَّانِيَة	JumadalUla	جُمَادَى الْاُوْلٰى
Shaban	شَعْبَان	Rajab	رَجَب
Shawwal	شَوَّال	Ramadan	رَمَضَان
Zulhijjah	ذُوالْحِجَّة	Zulqadah	ذُو الْقَعْدَة

شُهُوْرُ السَّنَةِ الشَّمْسِيَّة

February	فِبْرَايِرْ	January	يَنَايِرْ
April	اِبْرِيْل	March	مَارس
June	يُوْنِيُوْ	May	مَايُوْ
August	اُغُسْطُس	July	يُوْلِيُوْ
October	اُكْتُوْبَرْ	September	سِبْتِمْبَرْ
December	دِيْسِمْبَرْ	November	نُوْفِمْبَرْ

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

فُصُوْلُ السَّنَة

Winter	اَلشِّتَاء	Summer	اَلصَّيْف
Autumn	اَلْخَرِيْف	Spring	اَلرَّبِيْع

اَعْضَاءُ الْجِسْم

Nose	اَنْف	Eye	عَيْن
Lips	شَفَة	Mouth	فَم
Hand	يَد	Tongue	لِسَان
Hair	شَعْر	Leg	رِجْل
Teeth	سِنّ	Head	رَأْس
Shoulder	كَتِف	Neck	عُنُق
Finger	اُصْبُع	Elbow	مِرْفَق
Stomach	بَطْن	Thumb	اِبْهَام
Cheek	خَدّ	Foot	قَدَم
Ear	اُذُن	Chin	ذَقَن

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

اُسرَتِی

Mother	اُمّ	Father	اَب
Sister	اُخت	Brother	اَخ
Wife	زَوجَة	Husband	زَوج
Daughter	بِنت	Son	اِبن
Grandmother	جَدَّة	Grandfather	جَدّ
Aunt	عَمَّة	Uncle	عَمّ
Aunt	خَالَة	Uncle	خَال
Niece	بِنتُ اَخ	Nephew	اِبنُ اَخ
Niece	بِنتُ اُخت	Nephew	اِبنُ اُخت
Granddaughter	حَفِيدَة	Grandson	حَفِيد

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

اَلْفَصْل

Scale	مِسْطَرَة	Blackboard	سَبُّوْرَة
Pencil	قَلَمُ الرَّصَاص	Desk	مَكْتَب
Pen	قَلَم	Chair	كُرْسِى
Note Book	كُرَّاسَة	Table	طَاوِلَة
Wall	جِدَار	Carpet	سَجَّادَة
Door	بَاب	Watch	سَاعَة
Window	شُبَّاك	Bag	حَقِيْبَة
Roof	سَقْف	Shelf	رَفّ
Cupboard	دَوْلَاب	Duster	طَلَّاسَة
Curtain	سِتْر	Box	عُلْبَة
Chalk	طَبَاشِيْر	Fan	مِرْوَحَة
Light	مِصْبَاح	Eraser	مِمْحَاة
Book	كِتَاب	Sharpener	بَرَّايَة

www.banuri.edu.pk

اَلْحَیْوَانَات

Camel	جَمَل	Cat	قِطّ
Ox	ثَوْر	Peacock	طَاؤُوْس
Elephant	فِیْل	Goat	شَاة
Horse	حِصَان	Rabbit	اَرْنَب
Donkey	حِمَار	Cow	بَقَرَة
Deer	غَزَالَة	Bird	طَائِر
Lion	اَسَد	Crow	غُرَاب
Buffallo	جَامُوْس	Sheep	خَرُوْف
Fox	ثَعْلَب	Hen	دَجَاجَة
Hoopoe	هُدْ هُدْ	Dog	كَلْب
Hawk	صَقْر	Eagle	حِدَاَة

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

اَلْفَوَاکِه

Mango	مَانْجَه	Orange	بُرْتُقَال
Melon	بِطِّيْخ	Banana	مَوْز
Pomegranate	رُمَّان	Apple	تُفَّاح
Peach	خَوْخ	Grapes	عِنَب
Fig	تِيْن	Nuts	جَوْز
Almond	لَوْز	Mulberry	تُوْت

اَلْمَطْبَخ

Pot	آنِيَة	Sink	مِغْسَل
Plate	صَحْن	Refrigerator	ثَلَّاجَة
Cup	كَأْس	Pot	قِدْر
Spoon	مِلْعَقَة	Knife	سِكِّيْن
Table	مِنْضَدة	Oven	مَوْقِد
Fork	شَوْكَة	Bowl	طَاسَّة
Jug	اِبْرِيْق	Tray	صِيْنِيَّة

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

اَلْخَضْرَوَات

Tomato	طَمَاطِم	Carrot	جَزَر
Onion	بَصَل	Brenjal	بَازِنْجَان
Garlic	ثُوم	Peas	بِزِلَّا
Pumpkin	قَرْع	Mint	نَعْنَاع
Greenchilli	فِلْفِل اَخْضَر	Cucumber	خِيَار
Potato	بَطَاطَس	Coriander	كُزْبُرَة
Ginger	زَنْجَبِيل	Ladyfinger	بَامِيَا
Radish	فِجْل	Turnip	لِفْت

اَلضَّمَائِر

هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ
اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ	اَنَا	نَحْنُ	☆	اِيَّاهُ	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُمْ
اِيَّاهَا	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُنَّ	اِيَّاكَ	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُمْ	اِيَّاكِ	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُنَّ
اِيَّاىَ	اِيَّانَا	☆	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ	لِىْ	لَنَا	☆

www.banuri.edu.pk

عَادَات حَسَنَة

Honest	اَمِيْن	Truthful	صَادِق
Obedient	مُطِيْع	Faithful	مُخْلِص
Diligent	مُجْتَهِد	Active	نَشِيْط
Generous	كَرِيْم	Polite	مُهَذَّب
Brave	شُجَاع	Lucky	سَعِيْد
Good	صَالِح	Noble	شَرِيْف

رَذَائِل

Disloyal	خَائِن	Lier	كَاذِب
Lazy	كَسْلَان	Greedy	حَرِيْص
Proud	مُتَكَبِّر	Foolish	اَحْمَق
Dull	غَبِي	Stingy	بَخِيْل
Thief	سَارِق	Coward	جَبَان

☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

Sentenses	جُمَل
My name is	اِسْمِی .....
I am a Muslim.	اَنَا مُسْلِم.
I am a Student.	اَنَا مُتَعَلِّم .
I am from Pakistan.	اَنَا مِنْ بَاکِسْتَان.
I live in Karachi.	اَسْکُنُ فِیْ کَرَاتَشِی.
My home is opposite to the masjid.	بَیْتِیْ اَمَامَ الْمَسْجِد .
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
I pray in Masjid.	اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِد .
I recite Quraan.	اَقْرَأُ الْقُرْاٰن.
I study in school.	اَتَعَلَّمُ فِی الْمَدْرَسَة.
I go to school early in the morning.	اَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ صَبَاحًا.
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

Allah is our Lord.	اَللّٰهُ رَبُّنَا.
Muhammad (ﷺ) is our Prophet.	مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا.
Quraan is our book.	اَلْقُرْاٰنُ كِتَابُنَا.
Islam is our Religion.	اَلْاِسْلَامُ دِيْنُنَا.
Kaaba is our qibla.	اَلْكَعْبَةُ قِبْلَتُنَا.
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
My home is beautiful.	بَيْتِىْ جَمِيْل
My brother is an engineer.	اَخِىْ مُهَنْدِس
My uncle is a Scholar.	عَمِّىْ عَالِم
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
He is playing.	هُوَ يَلْعَب
I am going.	اَنَا اَذْهَب
You are reading.	اَنْتَ تَقْرَأ
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

www.bahuri.edu.pk

This is a man.	هٰذَا رَجُل.
This is a woman.	هٰذِهٖ اِمْرَأَة .
This is a doctor.	هٰذَا طَبِيْب.
This is a car.	هٰذِهٖ سَيَّارَة .
This is a pen.	هٰذَا قَلَم .
This is a watch.	هٰذِهٖ سَاعَة .
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
That is a wall.	ذٰلِکَ جِدَار.
That is a window.	تِلْکَ نَافِذَة.
That is a mosque.	ذٰلِکَ مَسْجِد .
That is a school.	تِلْکَ مَدْرَسَة .
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
He is a businessman.	هُوَ تَاجِر.
You are a teacher.	اَنْتَ مُدَرِّس.
I am a student.	اَنَا طَالِب .
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

www.banuri.edu.pk

اَلصَّلٰوۃ

قُمْ فَتَوَضَّأْ وَاشْرَحْ صَدْرَکَ	هَيَّا هَيَّا نَحْوَ الْمَسْجِد
اُدْخُلْ اُدْخُلْ صَلِّ وَاعْبُدْ	كَبِّرْ كَبِّرْ وَارْكَعْ وَاسْجُدْ
اِقْرَأْ شَيْئًا مِنْ قُرْاٰن	طَهِّرْ قَلْبَکَ بِالْاِيْمَان
صَلِّ صَلِّ يَا اِنْسَان	وَارْكَعْ وَاسْجُدْ لِلرَّحْمٰن

يَا اِلٰهِی

اَدْعُوْکَ يَا اِلٰهِی	يَا رَافِعَ السَّمَاءِ
اِحْفَظْ عَلَیَّ دِيْنِیْ	مِنْ فِتْنَةِ الْاَهْوَاءِ
وَقَوِّنِیْ فِیْ دَرْسِی	بِالْجِدِّ وَالذَّكَاءِ
وَاحْفَظْ اَبِیْ وَاُمِّی	وَكُلَّ اَصْدِقَائِی
وَامْنُنْ عَلٰی بِلَادِی	بِالْعِزِّ وَالرَّخَاءِ
يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ	رَبِّ اسْتَجِبْ دُعَائِیْ

اٰمِين يَا رَبَّ الْعَالَمِين وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

www.banuri.edu.pk

نصیحت

رحمت کا اَبر بن کے جہاں بھر میں چھایئے
عَالَم یہ جَل رہا ہے برس کر بجھایئے

دوزخ بنی ہوئی ہے جو دنیا یہ آج کل
آپ اس کو اپنے فیض سے جنت بنایئے

دنیا تڑپ رہی ہے جو آلام و درد سے
جامِ شِفا ضرور اسے اب پلایئے

گمراہ ہورہے ہیں جو تاریک رات میں
مَشعل جَلا کے راہِ ہدایت دکھایئے

www.banuri.edu.pk